A TEXT-BOOK OF

KHAT-I-SHIKAST

OR

MAKTOOBAT-I-AKHGAR
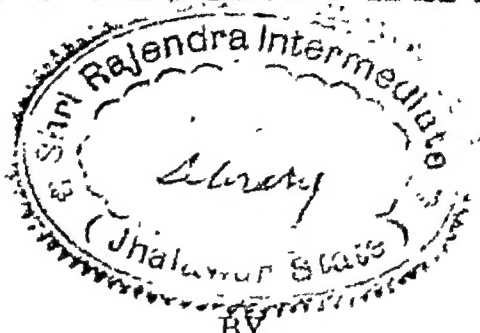
BY

Mohammad Tahir Faruqi, M. A.

Dabir-i-Kamil (Luck.); Fazil, Kamil, L. E. A. U. (Alld.)
H. P. A., Honours in Urdu (Panj.)
Professor of Urdu and Persian
Agra College, AGRA.

AND

Maulvi Sayed Tawakkul Husain Rizvi

AKHGAR-BILGRAMI

AGRA

Lakshmi Narain Agarwal

EDUCATIONAL PUBLISHER

Price As. -/10/-

دیباچہ

طرزِ تحریر اُردو

دیکھا جاتا ہے کہ اُردو عام طور پر دو طریقہ سے لکھی جاتی ہے (۱) نستعلیق (۲) خط شکست۔ نستعلیق تحریر کے معنی یہ ہیں کہ صاف صاف اور آہستہ آہستہ خوشخطی لکھی جاوے اور بلاکسی دقت کے نہایت آسانی کے ساتھ پڑھ لیجائے۔ جسقدر کتابیں چھپی ہوئی ملینگی وہ عام طور پر ایسی ہی خوشخط ملیں گی۔

شکستہ اس تحریر کو کہتے ہیں جو نستعلیق کی طرح نہ لکھی جاوے بلکہ جلد جلد گھسیٹواں لکھی جاوے اور پڑھنے میں بھی مشکل ہو۔ اس قسم کی تحریر میں عام طور پر دائرہ اور کھینچ وٹ کا سلسلہ زیادہ ہوتا ہے بوجہ عجلت بر وقت تحریر دائرکو پورا نہیں بناتے نہ نقاط کا کچھ خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ جب تک اس کے پڑھنے کی کافی مشق نہ کیجاویگی ہرگز

ہرگز وہ پڑھنے میں نہیں آسکتی۔

فی زمانہ جسقدر عدالتی اور تجارتی و خانگی خطوط و دستاویزات وغیرہ لکھے جاتے ہیں وہ سب اسی تحریر میں ہوا کرتے ہیں۔

اصلی شان تحریر اور ہے اور بناوٹی اور ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کہ حقیقی تحریر طلبا کے سامنے پیش کیجا دے تاکہ انکی واقفیت میں اضافہ کا موجب ہو۔

کتاب ہذا صرف تحریر شکستہ کے متعلق ہے اور اس سے مدعا و مقصود صرف طلبا کو لکھنا پڑھنا سکھاتا ہے۔ اسلئے اسمیں صرف شکستہ ہی کے متعلق سارا بیان ہے۔

خط شکستہ کے متعلق چند ہدایات بھی جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں جس سے طلبہ کو جن کو خط شکستہ کے استادوں نے اسکے لئے مقرر فرمایا ہے جو طلبہ کو بیحد مفید اور کارآمد ہونگی

احقر العباد

سید توکّل حسین اخگر بلگرامی عفی عنہٗ

فہرست مضامین کتاب ہٰذا

باب ہشتم
کاغذات مقدمہ فوجداری

باب نہم
تنقیدی مضامین

باب اوّل

خط شکست کی حروف تہجّی

ا ب س ج د ر ز س ش ص ط ع ف ق ک
ک م ر ا ل ا م ن ں و ہ لا ی ے

مفرد حروف کا بیان

اکثر دیکھا گیا ہے کہ "الف" جب کسی لفظ کے شروع مین یا آخر آتا ہے تو نستعلیق میں اپنے سے لوبد کے حرف سے ملا کر ہرگز نہیں لکھا جاتا۔ مگر خط شکست میں اسکو ملا کر لکھتے ہیں جیسے

آج احمد آدمی الحال وغیرہ

آج احمد آدمی الحال وغیرہ یہ نستعلیق ہین:۔

اسی طرح جب کسی لفظ کے درمیان یا آخر میں آتا ہے اور اس سے پہلا حرف د۔ ڈ۔ ذ۔ ر۔ ڑ۔ ز۔ ژ۔ و ہوتا ہی تو نستعلیق میں ملا کر کبھی نہیں لکھا جاتا مگر شکستہ میں ان حروف سے بھی ملا دیتے ہیں جیسے

نستعلیق:- دادا - دوا - سزا - جدا وغیرہ

شکستہ:- دادا دوا سزا جدا وغیرہ

ہم شکل حروف

کچھ حروف ایسے ہیں جنکی صورتیں ایک سی ہیں مگر نقاط کے ردّ و بدل سے اُن میں فرق ہو جاتا ہے ایسے حروف کو ہم شکل یا متشابہ حروف کہتے ہیں:-

(۱) متشابہ کشش (۲) متشابہ دوائر - (۳) متشابہ بین الحال -

(۱) متشابہ کشش وہ حروف ہیں جن میں کشش کے اوصاف پائے جاویں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

ب پ ت ٹ ث

یہ حروف جب لفظ کے شروع یا درمیان میں آتے ہیں تو مثل نستعلیق کے ملائے اور لکھے جاتے ہیں البتہ جب آخر میں آتے ہیں اور اُن سے پہلا حرف "الف" ہوتا ہے تو نستعلیق کے برخلاف شکستہ میں ملا کر لکھتے ہیں:- جیسے

شکستہ:- خباب باپ - ذات جواب

نستعلیق:- خباب باپ ذات جواب

(۲) ہمشکل دائرہ :- وہ حروف ہیں جن میں دائرہ کی صفت پائی جاوے اور وہ یہ ہیں جیسے

ج چ ح خ س ش ص ض ع غ

ان میں سے "ج چ ح خ" جب کسی لفظ کے آخر میں آتے ہیں اور اُن سے پہلا حرف
ا - د - ر یا و ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برخلاف اکثر ملا کر تحریر کرتے ہیں جیسے

شکستہ :- آج - ہیچ - شرح - موج

نستعلیق - آج ہیچ شرح موج

باقی حروف کی صورتیں نستعلیق اور شکستہ دونوں میں خواہ وہ لفظ کے شروع یا درمیان
یا آخر میں آئیں - تبدیل نہیں ہوتی جیسے :-

شکستہ :- آس - آتش - اشتہار - اغراض

نستعلیق :- آس - آتش - اشتہار - اغراض

(۳) متشابہ بین الحال :- وہ حروف کہلاتے ہیں جن میں نہ تو کشش کی صفت پائی جاوے اور نہ دائرہ کی ط ظ - د ڈ - ذ - ر - ڑ - ز - ژ -

اِن میں سے د - ڈ - ذ جب کسی لفظ کے شروع میں آتے ہیں اور ان سے بعد کا حرف
ا - ک - گ - ل - م - ن - و - یا ہ ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برعکس لکھتے ہیں جیسے

شکستہ :- ڈھال - ڈگری - ڈیک - دم - ڈنے

نستعلیق:- دال - ڈگری - دل - دم - دن -

اور جب لفظ کے آخر مین آتے ہیں تو شکستہ مین اکثر اپنے سی پہلے حرف سے ملا کر لکھتے ہیں جیسے

شکستہ:- داد - آرد - مدد - سود - عدد

نستعلیق:- عدد سود مدد آرد داد

اور جب اِن حروف کے اول یا آخر میں الف یا ی ہو تو اس طرح لکھتے ہیں جیسے:-

شکستہ:- ادا - شادی - دادی - بادی

نستعلیق:- ادا شادی دادی بادی

ر - ڑ - ز - ژ - یہ حروف لفظ کے شروع مین آتے ہیں یا درمیان ہیں یا آخر ہیں

شکستہ مین عموماً اپنے سے بعد کے حرف ملا کر لکھے جاتے ہیں جیسے -

شکستہ:- دار - مزار - زیادہ - زار

نستعلیق:- دار مزار - زیادہ زار

ط - ظ - ان حروف کی شکل نستعلیق اور شکستہ دونون مین ایک سی رہتی ہے البتہ

جب ر یا د کے بعد ہیں آتے ہیں تو شکستہ ہیں نستعلیق کے برخلاف اکثر ملا کر لکھتے ہیں جیسے

شکستہ:- شرط - مضبوط - مشروط

نستعلیق:- شرط مضبوط مشروط

ف ق ک گ

یہ حروف جہاں کہیں آتے ہیں تو شکستہ میں بھی مثل نستعلیق کے اپنی صورت الگ ظاہر کرتے ہیں سوائے ک بیاںنیہ کے کہ وہ شکستہ میں اس طرح بھی لکھا جاتا ہے

شکستہ :- فراق - صاف - عینک - یکایک - گرد

نستعلیق :- فراق صاف عینک یکایک گرد

ل م ن

جب لفظ کے آخر میں آتے ہیں اور ان سے پہلا حرف ا - د - یا و ہوتا ہے تو نستعلیق کے برخلاف شکستہ میں اکثر ملا کر لکھتے ہیں جیسے :-

شکستہ :- خیال دل دم مضمون

نستعلیق :- خیال دل دم مضمون

و

یہ حرف نستعلیق اور شکستہ دونوں میں ایک ہی طرح لکھا جاتا ہے البتہ اگر کسی لفظ میں حرف الف سے پہلے آتا ہے تو شکستہ میں ملا کر بھی لکھدیتے ہیں جیسے :-

شکستہ :- واجب واصل وارد

نستعلیق :- واجب واصل وارد

ہ

یہ حرف جب لفظ کے آخر مین آتا ہے تو اس سے پہلا حرف د - ر - یا و ہوتا ہے تو شکستہ مین اکثر ملا کر لکھا جاتا ہے - جیسے :-

شکستہ :- گروہ - کمرہ - وہ - وغیرہ

نستعلیق :- گروہ کمرہ وہ وغیرہ

ی - ے

یائے معروف اور یائے مجہول شکستہ مین قریب قریب یکسان لکھے جاتے ہین جیسے

شکستہ :- شادی گرمی بادی سرائے

نستعلیق :- شادی گرمی بادی سرائے

الفاظ برائے مشق

رخ دل ڈر رہ اس - دو - دم رت فن

رُخ دل ڈر رہ اس دو دم رت فن

سیج جال کل کس جڑ کف وہ یہ سزا

سیج جال کل کس جڑ کف وہ یہ سزا

شام کام نام خشکی تری دال راج پاس شرق

شام کام نام خشکی تری دال راج پاس شرق

دولت سورج رواج مزاج سراج کاوش علم

دولت سورج رواج مزاج سراج کاوش علم

فاضل کامل ناول اعظم جاجم خادم ساجد

فاضل کامل ناول اعظم جاجم خادم ساجد

سراغ داغ حریص شریف بھوک دانگ ٹانگ

سراغ داغ حریص شریف بھوک دانگ ٹانگ

اسباب اشراف آفتاب بارات اخراج تاراج

اسباب اشراف آفتاب بارات اخراج تاراج

مقراض مطلوب معمول مبارک شرافت

مقراض مطلوب معمول مبارک شرافت

گردش حرام عرض احکام اعلان برائے

گردش حرام عرض احکام اعلان برائے

انعام اصراف مطابق مغربی سنترہ موافق

انعام اصراف مطابق مغربی سنترہ موافق

جنتری محصول قلمدان پٹواری چپراسی انحراف

سوداگری دلخراش لاجواب احتیاج اندازہ

فقرات برائے مشق

خدا نے سب کو پیدا کیا ہے — اُستاد کا ادب کرو — سبق خوب یاد کرو

کسرت بہت اچھا ہے — صبح کا ٹہلنا فائدہ کرتا ہے — کسیکو گالی نہ دو

بڑون کی عزت کرو — ماں باپ کا حکم مانو — صفائی سے رہنا اچھا ہے

یہ غیر ممکن ہے — بُرا ذکر زبان پر نہ لانا چاہیئے — بہت ملائم لہجہ مین بولا کرو

دولت بڑی تجارت ہے — دریائے گنگ کے کنارے شہر آباد ہیں — آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہین

طرح طرح کے نقش و نگار ہیں — کہ شاید و باید — دریا کی سیر کرتے ہیں

طرح طرح کے نقش و نگار ہیں　　کہ شاید و باید　　دریا کی سیر کرتے ہیں

گذارش ہے　　معاف ہوجانا مقتضائے انصاف ہے　　حاضر عدالت ہوا

گذارش ہے　　معاف ہوجانا مقتضائے انصاف ہے　　حاضر عدالت ہوا -

رام پرشاد قبالہ نویس　　اسکی عمارت نہایت شاندار ہے　　کلیاں لگائی ہیں

رام پرشاد قبالہ نویس　　اسکی عمارت نہایت شاندار ہے　　کلیاں لگائی ہیں

سال یا سنہ

سال عیسوی - یکم جنوری سے شروع ہوکر ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتا ہے -

سال عربی یا مسلمانی - یکم محرم سے شروع ہوکر ذی الحجہ کی آخر تاریخ کو ختم ہوتا ہے -

سال ہندی یا سمبت بکرمی چیت سدی پڑوا سے شروع ہوکر اگلے سال چیت میں اماوس کو ختم ہوتا ہے -

سال حسابی - یکم اپریل سے شروع ہوکر ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے -

سال زراعتی - یکم جولائی سے شروع ہوکر ۳۰ جون کو ختم ہوتا ہے -

سال فصلی - یکم اکتوبر سے ۳۰ ستمبر تک مانا جاتا ہے -

۲۰۰ = ماء	۲۰۰۰ = اعــ	۲۰۰۰۰ = علــ
۳۰۰ = سام	۳۰۰۰ = ٮمــ	۳۰۰۰۰ = ٮســ
۴۰۰ = اماء	۴۰۰۰ = للعمــ	۴۰۰۰۰ = للعــ
۵۰۰ = صماء	۵۰۰۰ = صمــ	۵۰۰۰۰ = صــ
۶۰۰ = سام	۶۰۰۰ = سمــ	۶۰۰۰۰ = ــــ
۷۰۰ = لماء	۷۰۰۰ = ممــ	۷۰۰۰۰ = ٮعــ
۸۰۰ = لماء	۸۰۰۰ = ٮمــ	۸۰۰۰۰ = لــ
۹۰۰ = لعماء	۹۰۰۰ = لعمــ	۹۰۰۰۰ = لعــ
۱۰۰۰ = الــ	۱۰۰۰۰ = عــ	۱۰۰۰۰۰ = یک لاکھ

نوٹ:- ایک پیسہ ـــ / ۲ پیسہ ـــ / ۳ پیسہ ـــ

اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جب کوئی رقم معہ روپیہ آنہ پائی لکھنا ہو تو روپیوں کو تو رقم میں اور آنہ پائی کو ہندسوں میں لکھتے ہیں جیسے تمسک بارہ روپیہ پانچ آنہ نو پائی لکھنا ہیں تو اسطرح لکھنا چاہیئے

عــ۵ ۹/۵ یا عــ۵ ۵/۹

چند مثالیں بغرض ذہن نشین ہونے درج کیجاتی ہیں

پندرہ روپیہ چھ آنہ چھ پائی ـــ ۶/۶ یا ـــ ۶۰

گیارہ روپیہ گیارہ آنہ تین پائی لعہ ۱۱ ر ۳ یا لعہ ۱۱ ر

چوراسی روپیہ تیرہ آنہ تین پائی = للعلہ ۱۳ ر ۳ یا للعلہ ۱۳ ر

دوسو بچاس روپیہ چار آنہ ۹ پائی = مالہ ۹ یا مالہ

چارسو ترانوے روپیہ دو آنہ چھ پائی = اماہ ۲ ر ۶ یا اماہ ۲ ر

گز اور گرہ

گز اور گرہ کی تعداد بھی رقم مین ہی تحریر کیجاتی ہے البتہ گز کی تمیز کے لئے رقم کیساتھ (درعہ) اور گرہ کی تمیز کے لئے عدد کے ساتھ (+) یہ نشان بنا دیتے ہیں جیسے۔

للعہ درعہ   سے درعہ

۵ +   ۴ +

بیگہ ۔ بسوہ ۔ وغیرہ

بیگہ ۔ بسوہ ۔ بسوانسی وغیرہ کی تعداد بھی رقم مین ظاہر کی جاتی ہے مگر بیگہ کے لئے آخرین (سہ) موڑنے کے بجائے (گہ) علامت بیگھہ بناتے ہیں۔ بسوہ بسوانسی وغیرہ کی تعداد عدد کے بعد لفظ بسوہ ۔ بسوانسی ۔ لکھہ دیتے ہیں جیسے۔

عگہ   دعگہ

۶ بسوہ   ۳ بسوہ

اکائی کی تعداد تک بیگھہ اس طرح لکھتے ہین

جدید طریقہ خطوط نویسی

خط کو مکتوب اور لکھنے والے کو کاتب اور جس کو خط لکھا جاوے اوسے مکتوب الیہ کہتے ہیں۔ خط شروع میں جو عبارت مثلاً میرے قبلہ و کعبہ پیارے رحم بہت برادر عزیز وغیرہ مکتوب الیہ کا رتبہ یا درجہ ظاہر کرنے کو لکھے جاتے ہیں بالکل القاب اور اسکے بعد جو الفاظ مثلاً آداب عرض ہے یا تسلیم۔ دعا لکھتے ہیں اس کو آداب کہتے ہیں۔

ہدایات ضروری

(۱) جو وقت خط لکھنے بیٹھو تو سب سے پہلے کاغذ یا کارڈ جس پر خط لکھنا ہو اس کے داہنے سرے پر سب سے اوپر اس مقام کا نام جہاں سے تم خط لکھ رہے ہو اور بائیں سرے پر تاریخ تحریر ماہ و سنہ لکھو جیسے

مراد آباد ۲ جون ۱۹۳۲ء

(۲) مکتوب الیہ کے درجہ یا رشتہ کے مطابق مختصر القاب و آداب لکھو۔

(۳) القاب و آداب لکھنے کے بعد جو کچھ تمہیں بتانا یا لکھنا ہو وہ نہایت مختصر عام فہم اور جامع عبارت میں لکھو یہی خطوط نویسی کا اصلی جوہر ہے اگر مضمون سے کم القاب اور عبارت کو طول نہ ہو۔

(۴) اس بات کا خاص لحاظ رکھو کہ تمام تر عبارت مکتوب الیہ کے درجہ کے مطابق ہو ایسا نہ ہو کہیں الفاظ ایسے ہو جو بزرگوں کو لکھتے ہیں وہ اور کہیں ایسے جو چھوٹوں کو لکھتے ہیں۔

(۵) اگر ایک خط میں کئی باتیں لکھنی ہوں تو ایک ایک نمبر ڈال کر لکھو تاکہ ہر بات سمجھ میں آجائے
(۶) اگر کسی خط کا جواب دینا ہو تو آئے ہوئے خط کو سامنے رکھ کر لکھو تاکہ کوئی بات جواب لکھنے سے نہ رہ جاوے خط کے خاتمہ پر اپنا نام لکھو۔
(۷) اس بات کا خیال رکھو کہ خط میں کانٹ چھانٹ نہ ہو اور خوشخط لکھا جاوے خوش نویسی ایک ایسا کمال ہے جو ہر ایک کو حاصل ہونا چاہئے اپنی جناب سے مانگ لیتا ہے۔

باب دوم

نقشہ القاب و آداب

بڑوں کو

نام رشتہ	القاب	آداب
باپ کو	جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلکم	آداب بجا لا کر عرض ہے
دادا یا نانا کو	قبلہ کونین و کعبہ دارین دام مجدکم	″ ″
چچا۔ تایا۔ ماموں۔ خالو کو	معظمی مکرمی جناب چچا صاحب یا تایا صاحب یا بڑے ابا صاحب یا خالو صاحب مدظلہ	″ ″
بڑے بھائی یا بڑے سالے یا بڑے بہنوئی کو	برادر بزرگ مکرم سلمکم ۔ الخ مکرم سلامت	″ ″
استاد۔ ماسٹر۔ پیر	منبع کمالات جامع فتوحات جناب مولوی صاحب	″ ″

نام رشتہ	القاب	آداب
گرو کو —	ماسٹر صاحب مد فیضکم - پیر و مرشد مد فیضہم - اصلاح العصر شیخ الزمان فیضہ	" "
پنڈت جی کو	جناب پنڈت جی صاحب قبلہ ادام فیضکم	" "
آقا کو	جناب خداوند نعمت سلامت	نمک خوار کا سلام قبول فرمائیے
کسی اور بڑے آدمی کو	مخدوم بندہ - جناب والا	تسلیم - مزاج شریف
ماں - سوتیلی ماں - تائی - چچی - ماں سی - پھوپھی - خالہ وغیرہ کو	مخدومہ مکرمہ - جنابہ صاحبہ - والدہ صاحبہ مد ظلہا	الہی تسلیم - ہم فقیر دعا دیتی
بڑی بہن یا سالی کو	جنابہ ہمشیرہ صاحبہ ادام محبتکم	لو بارک اللہ - حق غفور رحیم دعا دیتی

برابر والوں کو

نام رشتہ	القاب	آداب
بھائی سالے یا ساڑھو کو	بھائی صاحب	تسلیم
دوست کو	میرے پیارے دوست - مکرم بندہ - مشفق من - شفیق بندہ	تسلیم
بہن یا سالی کو	ہمشیرہ صاحبہ - پیاری عزیز بہن	تسلیم
خاوند کو	میرے سرتاج میرے مالک	خدا آپ کو زندگی و سلامت رکھے
بیوی کو	محرم راز من	اشتیاق ملاقات آپ کو معلوم کر

چھوٹوں کو

نام رشتہ	القاب	آداب
بیٹے کو	نور چشم من سلمہ	دعائے ترقی عمر و دولت مدام بعد معلوم ہو کہ
"	برخوردار من سلمہ	دعائے بعد
پوتے نواسے بھتیجے بھانجے کو	میرے نور چشم نور نظر - لخت جگر	بعد دعا معلوم ہو
چھوٹے بھائی کو	عزیز از جان من سلمہ	بعد دعائے درازی عمر معلوم ہو
بیٹی - پوتی - نواسی	نور چشم سلمہا - پیاری بیٹی	خوش رہو - جیتی رہو
بھانجی - بھتیجی وغیرہ کو		
چھوٹی بہن یا چھوٹی سالی کو	ہمشیرہ عزیزہ سلمہا	خدا تم کو خوش رکھے

بڑوں کے نام خطوط

(۱) باپ کو

لکھنؤ

مئی سنہ ۱۹۳۷ء

جناب قبلہ والد صاحب دام ظلکم - آداب بندگی کے بعد عرض ہے کہ حال العم

امتحان کا نتیجہ سنا دیا گیا میں اپنی جماعت میں اول نمبر پاس ہوا۔ یہ سب آپ ہی کی دعاؤں کا
اثر ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ بھائی سے کل روانہ ہونگا۔ اور ایک روز اگر کے خواجہ بشیر کر صاحب
کے یہاں قیام کرکے ہوا ہوا تاریخ کو کسی وقت حاضر ہونگا۔

خالہ والی کی صاحبہ کی خدمت میں سلام۔ بھائی بھتیجوں کو دعا پیار
آپکا فرمانبردار بیٹا ۔ سید آقا حسن

(۲) دادا دادا کا نام

جونپور   جنوری ۱۹۳۷ء

قبلہ مکرم و معظم جناب دادا صاحب دام ظلکم ۔ السلام علیکم گذارش پیار ہو
اور والا نامہ عالی صادر ہوکر باعث مسرت و عزت افزائی ہوا چلا آیا گذارش حال
(۱) آپ کی سلسلہ علالت سے میں اور تمام عزیز متفکر ہیں پروردگار عالم جلد آپ کو
شفاء کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) سو میں بلال اور پیر جو والد صاحب کے گھر سے آئی لسبت والد صاحب کی رائے ہے کہ
ان سے ایک دفعہ اور کہلا دیا جاوے اگر وہ روپیہ دیدیں تو بہتر ورنہ پھر ادا کرا دیا جاوے
(۳) میں نے رخصت کی درخواست دیدی ہے منظور ہو جانے پر حاضر ہونگا سب کو علی قدر
مراتب سلام و دعا بھیجو بھیجو کو دعا   آپکا فرمانبردار ۔ زین العابدین

(۳) نانا کو

فتحپور سیکری آگرہ

۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء

قبلہ و کعبہ جناب نانا صاحب دام ظلہم - السلام علیکم عرض ہے کہ جناب

کی دعا سے درجہ نہم میں پاس ہو کر اس سال دسویں میں آگیا ہوں - لہذا

خاکسار کے واسطے کتب جو اس درجہ کے لئے منظور ہیں جلد از جلد خرید فرما کر مرحمت

فرمائیے جائیں تاکہ انتظار میں نہ رہنے پڑھنے کی کوشش و محنت کر سکوں - فقط

آپ کا نواسہ غلام رشید

(۴) چچا کو

بلگرام

۲۲ جون سنہ ۱۹۳۷ء

مخدوم و مکرم جناب چچا صاحب السلام علیکم عرض کرتا ہوں کہ الحمدللہ میرے

بی۔ اے۔ کا نتیجہ آگیا۔ اس میں سے دیکھئے آپ کی دعا سے اول درجہ میں پاس ہوا ہوں

کیسی بجید مسرت ہوئی سب کی طرف سے ہدیہ مبارکباد قبول فرمائیے اور مٹھائی بھیج دیجئے

خالہ صاحبہ اور پھوپھی صاحبہ کی خدمت میں آداب پہونچے - آپ کا بھتیجا حضور احمد

(۵) خالو کو

سندیلہ   ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

مخدوم مکرم جناب خالو صاحب۔ آداب کے بعد عرض ہے کہ گرامی نامہ عالی صادر ہوا انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ دسمبر کو شادی سے چار یوم قبل جیسے کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے پہونچ جاؤں گا۔ جناب خالہ صاحبہ سلام قبول فرماویں اور بھائی بہنوں کو دعائیں۔ آپکا غلام ریاض الدین

(۶) ماموں کو

جناب ماموں صاحب قبلہ دام ظلہ

بعد آداب و تسلیمات بتہ دعا ملتمس ہوں کہ جناب والدہ صاحبہ عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں اور آپ کے دیدار کی زیادہ مشتاق ہیں لہٰذا آپ جلد تشریف لائیے اور ان کو اپنے دیدار سے مسرور فرمائیے۔ حیات کی بے ثباتی کا کوئی اعتبار نہیں ناحق یہ حسرت ان کے دل میں کیوں باقی رہے۔

الصغیر الکاتب ـــ

از خلیل آباد   ۶ نومبر سنہ ۳۲ء

پھوپھا کو

بلگرام ضلع ہردوئی   ۱۸ مارچ سنہ ۳۶ء

جناب پھوپھا صاحب قبلہ دام ظلکم

بعد تسلیم و آرزوئے قدمبوسی کے ملتمس ہوں کہ جناب کا والا نامہ صادر ہوا۔
حالات سے آگاہی ہوئی میں جناب کے حکم کے مطابق عمل کرونگا کیونکہ مجھکو اپنے انتہائی کا خیال ہے

اور ہر وقت اس خالق اکبر سے دعا کرتا ہوں کہ اے رب اپنے فضل و کرم سے اتنی
میں کامیاب کر کہ اپنی طرف سے محنت کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ غرض یہ ہے کہ سارا وقت
اسی میں لگا رہا ہوں نہ خوشی کی پروا نہ غم کا خیال اس لئے ابھی خوش ہوں۔ آپ بھی دعا
فرمائیے کہ میری محنت ٹھکانے لگے فقط زیادہ آداب۔

خادم علی خان نشست ہد حسین درجہ دہم

بڑے بھائی کے نام

کنڈا ۱۷ فروری ۳۲ء

برادر ذی کرم و معظم زید کرمہٗ سلامت

آداب و نیاز۔ جس روز سے جناب والد صاحب تشریف لے گئے ہیں کوئی والا نامہ صادر نہیں ہوا۔ سب گھر والوں
کو بہت فکر ہے۔ حال یہ ہے کہ جناب مخدومہ والدہ صاحبہ کی طبیعت کا حال کیا تحریر کروں
آج ایک ہفتہ ہوا۔ الحمد للہ نے کھانا تک نہیں کھایا تھا طبیعت گھبرا گئی۔ ہیضہ ہر
چہار جانب پھیلا ہوا ہے موت کا بازار گرم ہے لوگ اٹھتے قریب قریب خالی ہو گیا ہے
اور روزانہ خالی ہوتا چلا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس عریضہ کے پہنچتے ہی اپنی خیریت
سے جلد اطلاع فرمائیں گے جناب بھائی صاحب آپ کو بہت بہت دعا کہتی ہیں فقط

زیادہ خادم عنایت حسین عفی عنہ

بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو

بیٹے کو

الہ آباد ۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

نورِ چشم سلمہ - دعا - تمہارا خط مجھ کو ملا - پڑھ کر سخت افسوس ہوا
تمہاری تندرستی کی خرابی کا سبب معلوم نہیں ہوتا اگر کیا ہے - رات دن کتنے گھنٹے پڑھتے
ہو اس سے بھی کچھ حال نہیں ملتا - کھیل کے وقت شریک ہوا کرو - ورزش کا شغل
روزانہ رکھو - فٹ بال وغیرہ میں پوری پوری دلچسپی لو جس سے کھانا معقول طور پر
ہضم ہو جایا کرے - بغیر علاج کرنے کا ایک علاج ورزش ہے تم نے پڑھا ضرور ہو گا
لیکن اس پر عمل نہیں کیا - تاکہ معلوم ہو جاوے سوتے وقت تم کو آدھ سیر
دودھ ضرور پینا چاہئے اس سے صبح کو پاخانہ صاف ہو جاتا ہے کیونکہ تندرستی کا قیام ہی ایک
تعجب ہے اگر تندرستی اچھی نہیں ہے تو انسان کسی کام کا نہیں ہے - ایک مشہور مقولہ
ہے کہ - تنگدستی اگر نہ ہو سالک - تندرستی ہزار نعمت ہے

فقط والسلام

دعاگو غضنفر حسین

بھتیجے کو

دہرہ دون

۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

نور نظر سلمہ دعا۔ آج تمہارا خط ملا۔ انسپکٹر بنکر اور تمہاری قابلیت معلوم کرکے بیحد مسرت ہوئی
شاباش بیٹے شاباش! اچھے میری نصیحت پر خوب عمل کیا۔ ہونہار اور صالح ذہین لڑکے ایسے ہی
ہوتے ہیں۔ پروردگار عالم سے دعا ہے کہ وہ تم کو جلد از جلد بام ترقی پر پہنچا دے اور ایک
دن میں اپنی زندگی کے زمانہ میں تم کو اعلیٰ عہدے پر دیکھوں۔ زیادہ بجز دعا
کے اور کیا تحریر کروں۔ فقط دعا۔

تمہارا ماموں۔ سجاد حسین

نواسہ کو

لکھنؤ

۲ اگست ۱۹۳۷ء

نور چشم سلمہ دعائیں لو۔ چند وسائل سے تحقیق معلوم ہوا کہ فیروز آباد
میں ہیضہ سخت جاری ہے۔ روزانہ ۱۵-۱۵ بیس بیس آدمی فنا ہو رہے ہیں
لہذا تم دیکھتے ہی خط ہذا کے درخواست رخصت دیکر میرے پاس چلے آؤ۔ اگر
زندہ رہے گے تو بہت پڑھ لکھ جاؤ گے۔ بہت ممکن ہے کہ اسکول بھی
بند ہو گیا ہو۔ اگر ایسی صورت ہو تو سیدھے چلے آؤ درخواست وغیرہ کی کوئی
ضرورت نہیں۔ فقط زیادہ دعا۔

تمہارا نانا ناظم حسین

چھوٹے بھائی کو

بریلی
۳ نومبر ۱۹۳۷ء

برادر عزیز سلمہ دعا بموجب تمہاری تحریر میں بریلی پہونچا وہاں خوب صاحب کلکٹر بہادر سے ملا جناب ممدوح نے نہایت لطف آمیز جواب مجھکو دیا اور فرمایا کہ آپ نے کیوں تکلیف کی مجھکو خوف خیال تھا۔ آخر میں یہ طے فرمایا کہ میں دو چار روز میں آپ کے واسطے تعینات کا مقام تجویز کروں گا۔ جہاں تک ہو گا آرام دہ مقام پر بھیجوں گا۔ آپ مطمئن رہیں۔ غرضکہ جب صاحب موصوف نے مجھکو ہر طرح پر مطمئن کر دیا۔ تو وہاں سے واپس آیا۔ اطلاعاً تمکو تحریر کرتا ہوں زیادہ دعا

تمہارا بھائی
آل رضا

چھوٹی بہن کو

بدایوں
۵ جولائی ۱۹۳۷ء

ہمشیرہ عزیز سلمہا اللہ تعالیٰ دعا تم نے مجھ سے چلتے وقت وعدہ کیا تھا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے پاس بدایوں سے پہونچوں گی مگر افسوس ہے کہ تم تحریر کرتی ہو کہ اب تم نہیں آسکتیں۔ جناب والد صاحب و ہمشیرہ صاحبہ بہت انتظار کرتی ہیں کیونکہ کتنا عرصہ ہو گیا تم انکو دیکھا آکر تم آجاؤ گی تو سب لوگ پھر نیت کی خیر ضرور

خطوط برابر والوں کے نام

(۱)

پیلی بھیت ۲ر اگست سنہ ۱۹۳۷ء

مہربانم سلام و شوق۔ شفقت نامہ نے ورود فرمایا جس کا شکر
گذار ہوں۔ نورچشم سلمہ کے متعلق میری کیا تجویز ہو سکتی ہے۔ آپ بہتر لائن قائم
کر سکتے ہیں کیونکہ آپ وقت کے طرز عمل کو دیکھ کر نتیجہ صحیح صحیح نکال سکتے ہیں
تجارتی کام واقعی بہتر ہے کام ہر وقت چالو رہتا ہے۔ آس پاس مصحف حسین ادین بھی
ہاتھ میں رہتا ہے ملکی یونین کیلئے اور دستکاری عجیب و غریب چیز ہے۔ اگر نورچشم کی طبیعت
اس طرف مائل نہ ہو تو جو کام آپ چاہیں بخوشی کر سکتے ہیں اور اسی طرف آپ جب توجہ
فرمائیے۔ بقیہ گفتگو بروقت ملاقات انشاءاللہ طے پائیگی فقط والسلام

نیازکیش سید عبدالحسیب

(۲)

پیہانی ۲۷ر جون سنہ ۱۹۳۷ء

عنایت فرمائے بزرگ سید صاحب۔ سلام و شوق و اشتیاق ملاقات
مزاج مبارک۔ آپ کے احسانات اور عنایات کا میں کس زبان سے شکریہ ادا
کروں۔ یہ آپ کی سچی محبت کا نتیجہ ہے۔ دنیا میں ایسے افراد بہت کم ہوتے ہیں
جو کسی تنگی کے وقت میں ساتھ دیں اور کسی یتیم کے اوپر دست شفقت رکھکر

شوہر کی طرف سے بیوی

میرٹھ　　　　　　　　　　　　　　۴ جون سنہ ۱۹۳۷ء

عصمت مآب سلام علیکم و عصمتہ۔ اشتیاق ملاقات کے بعد واضح ہو کہ حسبِ تحریر
تمہاری مبلغ بیس روپیہ بغرض اخراجات خانگی روانہ ہیں حالات خیریت و رسید مبلغ
سے مطلع کرو آئندہ ماہ میں برسات شروع ہوگی قریب مرمت مکان کے واسطے اور خرچ روانہ
کروں گا۔ حتی الامکان مکان کی مرمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھنا امید
ہے کہ تم آپ ہی کفایت سے کام لیا جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر خود کو کسی تکلیف
ہوگی اور وہاں سے تلف ہو جائیگا لکھی خیریت اور ضرورت ہو تو فوراً لکھنا میں لے کر بھیجوں گا
بچوں کی تعلیم کی طرف سے غفلت نہ کرنا اگر ممکن ہوا تو میں دسہرہ کی تعطیل میں
آؤں گا فقط　　　　راقم سید بشیر الحسن

بیوی کی طرف سے شوہر کو

جونپور　　　　　　　　　　　　　　۵ اگست سنہ ۳۷ء

مخدوم دام ظلکم العالی۔ بعد تمنائے حصول ملاقات و اشتیاق واضح ہو کہ
میں بخیریت رہ کر آپ کی خیر و عافیت خواستگار ہوں۔ زمانہ عید الفطر عنقریب ہے آپ نے
قبل عید تشریف لانے کا وعدہ تحریر فرمایا تھا لہٰذا حسب تحریر ضرور عید میں تشریف لائیے

اور کم از کم ایک تھان گلبدن لے اور کچھ عمدہ کپڑے ابراہیم سلّمہٗ و یک جفت پاپوش ضرور ہمراہ
لائیگا لیکن جناب عیدین میں تشریف لاوینگے تو مجھکو بعید ملاقات ہوگی فقط زیادہ شوق ملاقات

عریضہ انیسۃ النساء

حکیم کے نام

جون پور

۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء

ارسطوئے زمین جناب حکیم صاحب قبلہ زاد عنایتکم

تسلیم۔ مزاج شریف۔ نور چشم ابوالحسن کے لئے جو نسخہ جناب نے تجویز فرمایا تھا
وہ روزانہ دیا جاتا ہے لیکن مرض میں سر مو تفاوت نہیں ہے بلکہ ضعف اور زیادہ ہوتا
جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں مریض کو تیسرے روز دیکھ لیا کروں گا۔ چنانچہ حسب الحکم جناب
سواری اسٹیشن پر آج تین روز سے برابر جا رہی ہے اور برابر خالی واپس آ رہی ہے سخت
پریشانی ہے اگر کیا کیا جاتا ہو مجبوراً یہ خط رفیق ملازم کے بدست بھیجا جاتا ہے امید
فرمائیں جناب اسکے ہمراہ تشریف لاویں۔ والسلام۔ خادم ازلی۔ سید فرزند علی

میر صاحب یا سید صاحب کے نام

غازی آباد

۴ نومبر سنہ ۳۵ء

کرم فرمائے بندہ نواز جناب میر صاحب زاد لطفکم۔ تسلیم۔ مزاج شریف بخیر۔ جناب

دو رخصت ہوئے دو ہفتہ تک کوئی خط نہیں آیا روزانہ انتظار میں گذرتا مگر آج خدا خدا کرکے پوسٹمین نے خط لایا کھولکر پڑھا تو دل کو اسقدر مسرت ہوئی کہ اسکا حال تحریر میں لانا مشکل ہے۔ مقدمہ میں کامیابی کا ہونا اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوگیا یہ آپکی کوشش اور دعا کا نتیجہ ہے۔ جناب مولوی صاحب قبلہ کو بھی یہ خبر سنادیجئے۔ باقی یہاں سب طرح خیریت ہے

فقط والسلام

نیاز مند۔ عبدالحسین

خطوط ملازمین کے نام

ضلعدار کو

مراد اللہ

۴ رجولائی سنہ ۳۶ء

ملکی منت رجسٹری صاحب۔ تسلیم۔ آپنے اس مرتبہ تو گاؤں سے نہ غلہ روانہ کیا اور نہ روپیہ۔ اس غیر معمولی تاخیر کا سبب کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ اسلئے تم کو لازم ہے کہ فی الفور غلہ اور روپیہ روانہ اور جملہ حالات سے بواپسی مطلع کرو۔

راقم شہنشاہ حسین

خدمتگار کو

خیدو سی

۶ رجولائی سنہ ۳۶ء

مولا بخش۔ تم اسوقت تک کیوں نہیں آئے ابتک نہیں حالانکہ برقت

روانگی تاکید کردی گئی تھی اور ایک ہفتہ سے زائد نہ رہنا۔ میں نے ۱۲ تاریخ ماہ حال کو فیض آباد
جاؤنگا اور تمکو میرے ہمراہ چلنا ہوگا۔ لہٰذا فی الفور تمکو لازم ہے کہ میرے پاس پہونچ جاؤ ورنہ میں تم سے خفا ہونگا تم خود سمجھنے

باب سویم
شادی کے خطوط

(۱) رقعہ تقریب شرکت دعوت ولیمہ

مخدوم بندہ تسلیم

بتقریب شادی خانہ آبادی برخوردار سید آغا حسینی سلمہ جناب کی الطاف کریمانہ سے
متوقع ہوں کہ بتاریخ ۲۲ دسمبر ۳۶ء بوقت نو بجے صبح شرکت دعوت ولیمہ سے
مجھے ممنون فرمائیں گے۔ فقط والسلام

نیازمند سید شوکت حسین بگلہ ضلع [illegible]

(۲) رقعہ شرکت رسومات شادی

مکرمی تسلیم۔ خدا کے فضل و کرم سے برخوردار نور الابصار سید اظہر حسینی
سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی بتاریخ ۱۵ ستمبر ۳۵ء قرار پائی ہے۔ بارات
بمکان خان بہادر سید ضیاء الحسین صاحب سب جج رئیس قصبہ سانڈی جائیگی
چونکہ شادی کی زیب و زینت عزیزوں کی شرکت سے ہوتی ہے لہٰذا مستدعی ہوں کہ
ہمراہ بارات ... سے تشریف لا کر شرکت فرما کے بندہ کو ممنون فرمائیں گے۔

نیاز کیش۔ سید [illegible] حسین

(۳) رقعہ دعوت تقریب تولد فرزند

مکرم بندہ - تسلیم - میرے واسطے بڑی مسرت کا باعث ہوگا اگر آنجناب والا
ازراہ لطف و کرم آج شام کو غریب خانہ پر تشریف لا کر تقریب تولد فرزند ماحضر تناول
فرمائیں گے۔ فقط

الراقم خاکسار عبد الحمید تحصیلدار بلگرام

کاروباری خط و کتابت

(۱) کسی دکاندار کو کوئی چیز منگانے یا کسی حساب و کتاب کی بابت جو خط و کتابت کی جاتی ہے اسے کاروباری خط و کتابت کہتے ہیں۔

(۲) کسی چیز منگانے کے لئے دکاندار کو جو خط لکھتے ہیں اس کو آرڈر یا فرمائش کہتے ہیں۔

(۳) دکانداروں کو ذیل کے القاب و آداب لکھتے ہیں جو دیہات والوں کو لکھا کرتے ہیں۔

(۱) جناب من - تسلیم (۲) مہربان من - تسلیم (۳) محترم بندہ - تسلیم

نمونے کے خطوط

کسی سوداگر کے نام

دریا کیول ڈاکخانہ لالگنج تعلقہ پور ضلع آگرہ
۱۲ اگست سنہ ۱۹۳۷ء

جناب من - تسلیم - مہربانی فرما کر حسب ذیل کتب بذریعہ ڈاکخانہ بصیغہ وی پی

پارسل سے بھیج کر مشکور فرمائیے۔ عین نوازش ہوگی۔

لب اردو حصہ چہارم یک جلد

جغرافیہ ہندوستان کے مصنفہ بابو آتما رام صاحب یک جلد

خط شکست مرتبہ سید توکل حسین یک جلد

نیاز کیش۔ اللہ دین حالی متعلم درجہ ہفتم

کسی اخبار کے منیجر کے نام

اسلامیہ اسکول اعتماد پور

۱۰ر اگست ۱۹۳۷ء

محترم۔ تسلیم مہربانی فرما کے اخبار "غنچہ" ایک سال کے واسطے میرے نام جاری فرما دیجئے اور چندہ بذریعہ وی پی وصول فرمائیے۔

نیاز مند محمد عثمان خاں طالب العلم درجہ چہارم

فرمائش آرڈر

اعظم گڈھ

۲۲ر جولائی ۱۹۳۷ء

جناب منیجر صاحب سرل لکھنؤ

تسلیم۔ حسب ذیل سامان کے مطابق آرڈر مسلکہ براہ مہربانی بہت جلد بذریعہ مال گاڑی روانہ فرمائیے۔ ممنون ہوں گا۔ نیز پیکنگ کا لحاظ رکھا جائے۔

پیشتر پیکنگ بھی ٹھیک نہ ہونے کے باعث مال خراب ہو گیا تھا جسکی اسی وقت آپکو ذریعہ رجسٹرڈ
نمبری 876 مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۶ء اطلاع دیجا چکی ہے امید ہے کہ آئندہ ایسی
صورت در پیش نہ آئیگی فقط

تفصیل مال مطلوبہ

کاغذ سپیریر سفید	20×26	20 پونڈ	۱۰۰ رم ✓
کاغذ فلسکیپ پر چھاپہ		6 پونڈ	۱۰۰ رم ✓
"	"	8 "	۱۰۰ رم ✓
کاغذ البم	10×22 =	10 "	۵۰ رم ✓
کاغذ بادامی	18×22 =	24 "	۱۰۰ رم ✓

راقم ظہور الحسن

منیجر ظہور پریس پیکنگ پریس جوال بازار اعظم گڈھ

جواب آرڈر

لکھنؤ ۲۸ جولائی ۱۹۳۷ء

جناب منیجر صاحب ظہور پریس پیکنگ پریس اعظم گڈھ زاد لطفہ

تسلیم حسب آرڈر آنجناب مال پیکنگ کرکے نہایت احتیاط سے روانہ

روانہ کر دیا گیا ہے بلٹی بذریعہ ڈاک روانہ کی گئی ہے امید ہے کہ بحفاظت وقت پر
آپکو مل جائینگے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت زیادہ صرف ہو جائے اور وقت سے
دیر نہ لگ جائے گزشتہ شکایات کا پورے طور پر اس بار لحاظ رکھا گیا ہے فقط
زیادہ والسلام — نیاز مند گوپال کرشن منیجر بیر باگ

بل

یہ لفظ عام طور پر بولا جاتا ہے حقیقت میں یہ ایک انگریزی کا لفظ ہے جو اس قدر عام ہو گیا ہے کہ ہر شخص اس سے فوراً معنی نکال لیتا ہے کہ کسی دوکاندار کا پرچہ طلب رقم کا ہو گا۔ اس پرچہ میں نیچے لکھے ہوئے خانہ جات ہوتے ہیں۔

بل بنام نواب سکندر مرزا صاحب بہادر

تاریخ ۲۵ اگست ۳۶ء

تاریخ سپلائی خریداری	نام اشیاء	تعداد	شرح	کل قیمت
۱۲ اگست ۳۵ء	ڈفیٹ بیگ	ایک	عہ فی عدد	عہ
"	گھڑیاں	چار	۱۲ روپے	عہ
۱۸ ستمبر ۳۵ء	موزہ	۱۲ درجن	۱ روپے	عہ
			کل میزان	عہ

جارج پیر اخراب شیڈ لکھنؤ امین آباد پارک کے

نوٹس یا اشتہار

یہ کاغذ جو کہلاتا ہے جس میں سے موجودہ زمانہ میں تجارت کی فروغ دینے کے واسطے
عوام میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ اس کاغذ میں اس چیز کی تعریف اور مناسب درجہ کی ہوتی
ہے جس چیز کو پھیلانا منظور ہوتا ہے۔ نوٹس یا اشتہار کا لکھنا کوئی معمولی بات
نہیں ہے اس کے واسطے بلکہ لیاقت اور مشق کی ضرورت ہے۔ خصوصاً ان ممالک میں مثلاً
جرمنی یورپ وغیرہ کی کو اس میں کافی مہارت ہے اور انہیں کی وجہ سے انہوں نے
خاطر خواہ سرمایہ پیدا کیا۔ اس کاغذ کے نیچے اس چیز کے ملنے کا پتہ بھی تحریر ہوتا
ہے۔ نیچے بطور نمونہ نوٹس تفریح طبع کے درج کئے جاتے ہیں۔

جوتہ چل گیا

آگرہ اور دہلی خاص مقامات دارالسلطنت ہے ہیں ان میں جوتہ چل جانا کچھ ایسی بات
نہیں خصوصاً محکمہ پولیس میں اور اسکولوں میں۔ یعنی ہم نے بندوق مارکہ ایک
جوتہ نہایت مضبوط اپنی فیکٹری سے نکالا ہے جو خود اپنی مثال ہے اس کی زیادہ تر
خصوصیت یہ رکھی گئی ہے کہ ملازمین پولیس اور اسکولوں و کالجوں کے طالب علموں
سے اس کی قیمت میں بھی چوتھائی رعایت رکھی گئی ہے جوتہ ہر رنگ اور چمڑہ کا
ملیگا ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

		عوام سے	رعایتی قیمت
فل بوٹ	۷و۸و۹ نمبر	عہ	صہ
شوز	"	للعہ	۳ سے ۱
ڈربی	"	للعہ	۴ سے ۳
سلیپر	"	۴ سے	عا ۸

آگرہ ہیڈ آفس ہے اور دھلی برانچ آفس ہے

راقم منیجر

آگرہ کے صدر بازار ہندوستان مارکہ فیکٹری

برانچ بلی ماران چاندنی چوک - دھلی

باغات اور ان کی زینت

اگر آپ اپنے باغات کو سرسبز و شاداب اور دل پسند بنانا چاہتے ہیں جس سے عجب شان تحفہ نظر آئے باغ ہر جانب اور جس سے آپ خاطر خواہ دولت بھی حاصل کر سکیں تو برائے مہربانی ہمارے کارخانہ سے پورا انتظام کر لیجئے اور جیسا چاہیئے منافع حاصل کیجئے۔

بوٹے قلمی انبہ	شرح فی درخت	بمبئی	عہ
لنگڑا	عما	سفیدہ	عہ

شرح فی درجن	بوتل قلمی ابتہ	شرح فی درجن	بوتل قلمی ابتہ
[illegible]	تمہ بہشت	عہ ١٢ آنہ	مجرّبی
سے ١٢	بالوشاہ پسند	للعہ	طوطا پری
		عہ	سپاہی والا

ملک الموت واپس ہیضہ کے بیماروں کی جان بچ گئی

ہمارا تیار کردہ عرق ہیضہ کے بیماروں کے واسطے تریاق ہے صرف ایک بوند پیتے ہی بجلی کا سا کام کرتا ہے فوراً جسم میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے پیشاب آنے لگتا ہے۔ غرض یہ ہے اس کے استعمال سے اکثر جانیں بچ گئی ہیں اور بیماروں کے طرف سے بہت ہی تنگ آ کر ایک ایک ... فوراً ایک شیشی جس کی قیمت مقابلہ جان کے کیا ہو سکتی ہے برائے نام [illegible] رکھی گئی ہے جس کا کم از کم پچاس مریضوں کے لئے کافی ہوگی۔ خود فائدہ اٹھایئے اور اپنے اہل وطن ہمسایہ کو اس مہلک مرض کے پنجہ سے بچایئے فقط

منیجر
حفاظت خان کمپنی - بلگرام - ہردوئی
(اودھ)

عرضیاں

عرضی برائے معافی فیس

بحضور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مڈل اسکول اعتماد پور دام اقبالہ

غریب پرور سلامت

جناب عالی گزارش ہے حال فدوی نہایت غریب اور مستحق ہے میری والدہ صرف دس روپیہ ماہوار تحصیل ہذا میں چپراسی ہیں میرے کنبہ میں کئی شخص کھانے والے ہیں کسی طرح ہرگز گزر بھی نہیں ہوسکتی ہے سخت دقت ہے بدیں وجہ اگر خالصاً للہ فیس معاف فرمائی جاوے تو عین مہربانی متصور ہوگی واجب عرض کیا گیا فقط زیادہ حد ادب

عرضی
کمترین الہ دین خاں طالب علم درجہ ہفتم الف

تصدیق

جناب والا تصدیق کی جاتی ہے کہ واقعی تحریر الہ دین طالب علم صحیح درست ہے یہ شخص نہایت غریب ہے اگر اس کی فیس معاف کی جاوے تو خالی از ثواب نہ ہوگا۔

نیاز علی خاں نائب مدرس مدرسہ مڈل بریلی

درخواست برائے رخصت

بحضور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مڈل اسکول بلگرام دام اقباله

جناب عالی گزارش ہے کہ میرے چھوٹے بھائی کی شادی ہے اور بارات آج تیسرے دن

روانہ ہو کر اور ایسی حالت میں بذریعہ درخواست ہذا امیدوار ہوں کہ براہ مہربانی و غریب پروری
کمترین کو رخصت چھ یوم من ابتداء ۱۲ / اگست ۳۷ء لغایت ۱۷ / اگست ۱۹۳۷ء
بہ منظوری عالی سے عطا فرمائی جاوے۔ واجب عرض کیا فقط زیادہ حد ادب۔

عرضی
کمترین نور الحسن طالب علم درجہ ششم ۹ / اگست ۱۹۳۷ء

عرضی بغرض ملازمت

بحضور جناب صاحب کلکٹر بہادر آگرہ دام اقبالہ

غریب پرور سلامت   جناب عالی گذارش حال فدوی اینکہ عرض یہ ہے کہ فدوی شخص ہے
اشراف خاندان سے ہے سال حال میں امتحان پٹواری کا درجہ اول میں پاس کر لیا ہے
پیمائش وغیرہ کا کام بخوبی جانتا ہے اور برابر اپنے والد کے ساتھ کام انجام دیتا رہتا ہے
اس وقت معلوم ہوا ہے کہ موضع اچھنیرہ کا پٹواری مر گیا ہے اور جگہ خالی ہوئی ہے قصبہ مذکورہ
حلقہ یا تحصیل کا ہے حضور کا ہم خادم زمیندار ہیں لہٰذا جناب کی خدمت میں بہت ... ہیں بدیں وجہ
کمترین کا تقرر خاندانی استحقاق کے لحاظ سے ملازمت کے مطابق جگہ مذکور پر فرمایا جاوے
سند و سارٹیفکیٹ کی نقول ہمرشتہ درخواست ہذا ارسال ہیں واجب عرض
کیا گیا فقط زیادہ حد ادب۔

عرضی
فدوی بھگوتی پرشاد ولد ... قوم کایستھ ساکن قصبہ
نگر ضلع آگرہ — متصل قصبہ تحصیل ...

عرضی بغرض تعمیر دیوار جو لب سڑک واقع ہے

بحضور جناب ایگزیکیٹو آفیسر صاحب میونسپل بورڈ آگرہ

غریب پرور سلامت

خاکسار گذارش حال خدمت عالی میں یہ ہے کہ فدوی کا مکان نمبر ۱۸۷۲ واقعہ محلہ نند رام

(حویلی خواجہ) شہر آگرہ عام سڑک پر واقع ہے جس کی دیوار بہت کمزور ہے جس کو گرا کر

سر نو تعمیر کرانا ہے لہذا نقشہ تیار کرا کر بہمراہ عرضی ہذا پیش ہے براہ کرم ملاحظہ فرما لیا جاوے

تاکہ آیندہ کسی قسم کی کوئی کارروائی متعلقہ دیوار باقی نہ رہے کیونکہ تعمیل ضروری ہے

بارش کا زمانہ سر پر آگیا ہے امید ہے کہ اس بیچارہ عرضی پر غور فرمایا جاوے گا۔

واجب عرض ہے

فدوی

سید امداد حسین ساکن محلہ نند رام (حویلی خواجہ)

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۷ء

خطوط پر پتہ لکھنے کا طریقہ

آج کل عام طور پر اس طرح لکھتے ہیں کہ پہلی سطر میں مقام کا نام۔ ڈاکخانہ

و تحصیل و ضلع وغیرہ کا نام اور دوسری سطر میں مکتوب الیہ کا نام وغیرہ جیسے۔

بمقام بھوگاؤں ضلع آگرہ

بنام پنڈت ترلوکی ناتھ کو پہنچے

ڈاکخانہ کا یہ طریقہ اب تک رائج ہے اور اس طرح پتہ لکھے ہوئے خطوط تقسیم کرنے میں ڈاک کو بہت دقت ہوتی ہے پتہ لکھنے کا نیا طریقہ یہ ہے

پہلی سطر میں مکتوب الیہ کا نام اور دوسری میں مقام و ڈاکخانہ و ضلع وغیرہ لکھنا چاہیے اس کے متعلق جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم صوبہ تحریر کرنے بذریعہ مراسلہ نمبر محکومہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۲۰ء خاص طور سے ہدایت جاری کی مدرسین کو لازم ہے اردو کے پتہ لکھنے کا قاعدہ خاص طور پر طلباء ذہن نشین کریں تاکہ دقت کم ہو جائے

"نمونہ پتہ لکھنے کا"

پوسٹ کارڈ

حال لکھنے کی جگہ بجانب لپ	شر بخدمت جناب مولوی محمد حنیف صاحب ناظم مجددی نائب مدرس مدرسہ اسلامیہ نعمان پور آگرہ

خود نویس کارڈ

	شر عزیز از جان سید محمد علی سلمہ اللہ تعالیٰ محلہ ملکانہ قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

نمونہ جسٹری لفافہ رجسٹرڈ

	شر ۳ بخدمت شریف جناب تحصیلدار صاحب بہادر دام اقبالہ تحصیل سندیلہ - ہردوئی

نمونہ رجسٹرڈ لفافہ
۳/
۱/
بخدمت شریف سید اشتیاق حسین صاحب
بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل
لفافہ کسی سوداگر کے نام
۱/
بکرمی بابو لچھمی نرائن صاحب اگروال
بکسیلر و پبلیشر
عرضی کا لفافہ
۱/
بحضور فیض گنجور جناب صاحب کلکٹر بہادر دام اقبالہ
۱/
رسالہ

رجسٹری فیس تین آنہ ہوتی ہے۔ خواہ وہ لفافہ پر ہو یا پوسٹ کارڈ پر علاوہ اس کے کہ کوئی پوسٹ کارڈ یا لفافہ معمولی طور پر کسی کو بھی روانہ کیا جاوے تو احتیاط کے واسطے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کو علیحدہ سادہ کاغذ پر مکتوب الیہ کا پتہ لکھ کر بھیجا جائے کارڈ یا لفافہ پر ٹکٹ اور مہر لگا کر ٹکٹ لگا کر پوسٹ ماسٹر صاحب پیش کرتے ہیں وہ اپنی ڈاک خانہ کی مہر اس پتہ پر لگا کر دیتے ہیں جس سے یہ مطلب ہے کہ اس پتہ کے مطابق لفافہ یا کارڈ ڈاک خانہ میں چھوڑا گیا۔

باب چہارم
کاغذات پٹواری

یاد رکھنا چاہیئے! کہ بموجب جدید قانون قبضہ آراضی ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء کی قانونی اصطلاح میں جو زمین کا مالک ہو خواہ وہ استعمال کر رہا ہو آراضی اور ملک کا مالک کو **زمیندار** اور جس شخص کو زمیندار آراضی کاشت کے لئے دے اسے **کاشتکار** کہتے ہیں زمین کو کاشت کرنے کے عوض میں جو روپیہ کاشتکار زمیندار کو ادا کرتا ہے وہ **لگان** اور جو زمیندار گورنمنٹ کو دیتا ہے وہ **مالگذاری** کہلاتا ہے جو آراضی زمیندار اپنے ملازموں کے ذریعہ سے خود کاشت کراتا ہے وہ **سیر یا خود کاشت** کہلاتا ہے گاؤں کے اس حصہ کو جس کے کاغذات علیحدہ مرتب کئے جائیں اور مالگذاری کا علیحدہ اقرار نامہ بھی علیحدہ لکھا جائے **محال** کہتے ہیں گاؤں کے کل حصہ دار جس کو گورنمنٹ اس غرض سے مقرر کرتی ہے کہ وہ دوسرے حصہ داروں سے

مالگذاری کا روپیہ وصول کر کے خزانہ سرکاری میں داخل کرے نمبردار کہلاتا ہے ایک کاشتکار جتنے کھیت کاشت کرتا ہے وہ سب اسکی جوت کہلاتے ہیں سرکار کی طرف سے ہر گاؤں میں ایک اہلکار مقرر ہوتا ہے جو گاؤں کے اراضیات کا حساب کتاب رکھتا ہے اسکو پٹواری کہتے ہیں۔

تفصیل کاغذات پٹواری

پٹواری کے جو کاغذات ہر روزمرہ کے زمینداران اور کاشتکاران کو کام آتا ہے حسب ذیل ہیں۔ آرڈر ایک دوامی رجسٹر پچاس صفحہ کا ہوتا ہے جسمیں پٹواری تمام احکامات و ہدایات متعلقہ قواعد کارروائی یا قواعد دوامی جو اسکو رجسٹرار قانونگو سے ملتے ہیں درج کرتا ہے۔

روزنامچہ:- فارم (پ) ایک سو صفحہ کا رجسٹر ہوتا ہے جسمیں پٹواری روزانہ کام کی کیفیت لکھی جاتی ہے یہ ہر سال یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۰ جون کو بند ہوتا ہے اور ۳۱ اگست تک رجسٹرار قانونگو کے پاس داخل کر دیا جاتا ہے۔

نمونہ شجرہ

۱۱۳ ۱۱۲ ۹۵ ۹۹ ۱۰۰
۱۰۱
۱۱۱ مکانات ۱۰۳ ۱۰۲
مندر
آبادی ۱۰۴
مسجد ۱۰۶
۱۱۰/۱
۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۵

زراعتی نقشہ جات جو خسرہ کے متعلق تیار کئے جاتے ہیں حسب ذیل ہیں

(۱) نقشہ جنسوار خریف :- اس میں باجرہ - جوار - دہان - ارہر - مونگ موٹھ وغیرہ اجناس خوردنی ماکولات - کپاس وغیرہ اجناس غیر خوردنی آبپاشی اور غیر آبپاشی کا رقبہ درج ہوتا ہے

(۲) نقشہ جنسوار ربیع :- اس میں گیہوں - جو - بیجڑ - چنا - مٹر - مسور وغیرہ اجناس خوردنی اور السی سرسوں - تمباکو السی وغیرہ اجناس غیر خوردنی کا رقبہ درج کیا جاتا ہے -

(۳) نقشہ جنسوار زائد :- اس میں ترکاریاں اور پھل وغیرہ کی آبپاشی کا رقبہ درج کیا جاتا ہے -

(۴) نقشہ میلان خسرہ :- اس نقشہ میں خسرہ کی اندراجات مکمل ہو جانے پر ہر قسم کے رقبہ صفحہ وار میزان دی جاتی ہے اور پھر کل میزان کو اس نقشہ میں درج کر کے کل موضع کی میزان تیار کی جاتی ہیں -

(۵) فرد دورہ و سرحدہ جات :- فرد بموجب نقشہ ذیل تیار کر کے پٹواری خسرہ کے ساتھ چسپاں کرتا ہے -

نوٹ - نقشہ فرد دورہ و سرحدہ جات کا صحیح نمونہ بموجب قانون جدید

قبضہ آراضی ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء حسب ذیل ہے

اب ہم دیگر کتب جات کے نقشہ میں جو نمونہ دیا گیا ہے وہ پرانا اور غلط نمونہ ہے

صحیح نمونہ نقشہ فرد تودہ و سرحدہ

نمبر شمار	نام تودہ یا سرحدہ	نمبرہائے خسرہ جنمیں یا جنکی مینڈ پر تودہ یا سرحدہ واقع ہے	تشریح تودہ یا سرحدہ	سرحدی مواضعات	حالت تودہ یا سرحدہ مع تاریخ معائنہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

سیاہہ

یہ وہ کاغذ ہے جس میں آمدنی و خرچ متعلقہ زمینداری حسب ضابطہ درج کئے جاتے ہیں اسکے دو حصے ہوتے ہیں حصہ اول ہے (فارم پ) میں کل آمدنی نقدی و جنسی جو زمیندار کو کاشتکاروں سے بموجب دفعہ ۵۶ قانون مالگذاری واجب الادا ہو اور کل آمدنی سوائے کاشتکاری علاوہ کاشتکاری اراضی سیر و خود کاشت یا کاشتکاری اراضی حقدار قبضہ مستقل یا کاشتکاران معافیدار کے لگان کے زمیندار کی اور آمدنی درج کیا جاتا ہے جبکہ لگان جنس الگ لیا جاتا ہو تو سیاہہ میں آمدنی اصلی نقد قیمت میں لکھی ہو گی۔

کھتونی جمعبندی

یہ حصہ ٹبی تمام اُن اشخاص سے متعلق ہے جو اراضی کا لگان خود کرتے ہیں یا اور کسی طرح سے حقیت کا استفادہ کرتے ہیں یہ فارم (پ ۱۱) پر حسب نمونہ بموجب جدید قانون تیار کیے جاتے ہیں خانہ ۱ تا ۸ الف بہ ۔ امعا اس کی کیفیت ہے جو خانہ ۱۷ میں درج متعلق حصہ ہو کھتونی میں اور بقیہ خانہ جات جمعبندی سے نقل ہوتے ہیں۔

بموجب جدید قانون متعلقہ اراضی الکرلٹی ۳ سے ۱۹۲۶ء کھتونیاں تیار کی جاتی ہیں ایک تفصیل والی اور ایک مختصر ۔

مفصل کھتونی جمعبندی - جو بلحاظ پہلی مختصر کے مفصل کھتونیں تیار کی جاتی ہیں اور ۳۱ اگست تک حلقہ قانونگو کے پاس داخل کر دی جاتی ہے ۔

مختصر کھتونی جمعبندی - سالانہ تیار کی جاتی ہے اور ہر سال ۳۱ اگست تک حلقہ قانونگو کے پاس داخل کی جاتی ہے اس کا استفادہ زمین کا رقبہ لگانی اور تفصیل وصول الگزاری بلحاظ رقبہ وغیرہ درج ہوتے ہیں۔

نوٹ :- کھتونی جمعبندی مفصل اور مختصر ایک ہی فارم پر تیار کی جاتی ہیں ۔

بہی کھاتہ جنس

یہ رجسٹر جنسی لگان سے متعلق ہے جو فارم (پ ۱۳) پر تیار کیا جاتا ہے اور ہر سال ۳۱ مئی کو ختم کر کے ۱۵ اگست تک رجسٹر قانون گو کے پاس داخل کر دیا جاتا ہے۔

اس میں ہر ایک کی قسمت یا جزو کا نمبر یا ہیت جن کا لگان جنس لیا جاتا ہو جنسی لگان کے کالم میں درج کیا جاتا ہے خواہ یہ لگان بطور بٹائی یا بطور کنکوت یا کسی اور طرح پر لیا جاتا ہو کنکوت کے وقت پٹواری موقعہ پر موجود رہتا ہے اور کنکوت کی قیمت کنکوت کے لینے والوں کے تخمینہ کے موجب اس رجسٹر میں درج کرتا ہے اور کنکوت کرنے والوں کے دستخط کرا لیتا ہے

اسی طرح بٹائی کے وقت بھی موقعہ پر موجود رہتا ہے اور جو جنس بٹائی ہوتی جاتی ہے اس کا اندراج کرتا رہتا ہے۔

نمونہ بہی کھاتہ جنس

کھیوٹ

اس حصے میں ایک محال کے مالکان کے نام درج ہوتے ہیں اور ہر ایک مالک کی ملکیت کا رقبہ اور حقوق تشریح وغیرہ لکھی جاتی ہے تحصیلدار اور ان کے نام بمعہ ان کی ملکیت رقبہ اور حقوق تشریح ساتھ درج کیے جاتے ہیں

ہر ایک محال کے لیے ایک کھاتہ کھیوٹ تیار کیا جاتا ہے خواہ وہ محال مالگذاری کا ہو یا کلاً یا جزواً معاف ہو اور اگر کسی محال میں تمام یا زیادہ مواضعات یا حصہ مواضعات کے ہوں تو ہر ایک موضع یا حصہ بابت ایک علیحدہ کھیوٹ تیار کیا جاتا ہے پہلے چار خانوں میں سابقہ کھیوٹ نمبر کیا جاتا ہے اس میں تمام ردوبدل جس کی اطلاع ہوئی ہو گذشتہ سالوں میں حسب الحکم قانونگوئے سرکل ہی شامل کیے جاتے ہیں۔

جدید کھیوٹ تیار ہونے پر جن ردوبدل کی اطلاع پٹواری کو سال دوم سال حصے دار ان قانونگو کی ملتی رہیگی وہ خانہ جات (۵) لغایت (۷) میں پہلے خانہ جات (۸) لغایت (۱۰) میں دوسرے سال خانہ جات (۱۱) لغایت (۱۳) میں تیسرے سال اور خانہ جات (۱۴) لغایت (۱۶) میں چوتھے سال کے متعلق میں لکھے جاتے ہیں اور جن خانوں میں کوئی اندراج نہ ہوگا ان کے سامنے سال کا نمبر الٹے خط لکیر کھینچ دی جاتی ہے خانہ جات ۷ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ میں صرف اُن کھاتہ جات کی بابت نمبر شمار کے اندراج کیا جاتا ہے جن میں ردوبدل واقع ہوگا۔

کھیوٹ میں کوئی ردوبدل بغیر ہدایت حسب ضابطہ قانونگو کے نہ کیا جاوے گا اور ہر اندراج ردوبدل پر حسب ضابطہ قانونگو کے دستخط لیے جاوینگے۔

بابت سال چہار سالہ — نمونہ کھیوٹ جمعبندی حسب ہدایت قانون مال اراضی ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء — پیراگراف ۲۱۵

	عنوان	نمبر
	نام ٹھوک و پٹی معہ نام نمبردار	۱
	نمبر شمار حصہ (کھاتہ)	۲
	تعداد حصہ معہ رقبہ و مالگذاری و ابواب	۳
	نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۴
بابت ــــ فصل	نام انتقال کرنے والے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۵
	نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم داخلخارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۶
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۷
بابت ــــ فصل	نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۸
	نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم داخلخارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۹
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۱۰
بابت ــــ فصل	نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۱۱
	نام منتقل الیہ معہ احوال و داخلخارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۱۲
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۱۳
بابت ــــ فصل	نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۱۴
	نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم و داخلخارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۱۵
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۱۶
	کیفیت	۱۷

کھاتہ

چونکہ ایک کاشتکار کے تمام کھیت جن کو وہ کاشت کرتا ہو عموماً یکجا نہیں ہوتے اور خسرہ میں تمام کھیتوں کے سلسلہ وار نمبر لکھے جاتے ہیں۔ لہذا اس سے یہ معلوم کرنا کہ فلانے کاشتکار کے جوت میں کس قدر نمبرات ہیں اور ان کا کس قدر رقبہ ہے بہت دشوار ہے اس لئے ہر کاشتکار کی کل ملکیت معلوم کرنے کے لئے ضرورت کاشتکاروں نیز زمینداروں کی خاص طور سے تفصیل ہو اور ایک چٹھہ تیار کرتے ہیں جس کو کھاتہ کہتے ہیں جس میں ایک کاشتکار کے کل نمبر جن کو وہ کاشت کرتا ہے معہ رقبہ کے ایک جگہ درج کئے جاتے ہیں۔

نمونہ کھاتہ

نمبر کھاتہ	نام کاشتکار معہ ولدیت و قومیت و سکونت	نمبر خسرہ	رقبہ	میزان
۸	دارا کم ولد کھڑکا قوم اہیر ساکن دیہہ	۱۴ ۱۲ ۱۱۰	بیگہ // للعہ // بال // ۶ بسوہ	بیگہ ۶ بسوہ
۹	سردار خاں ولد حفیظ خاں قوم پٹھان ساکن نگلہ	۸۲ ۹۳ ۱۷۷	بیگہ ۱۲ بسوہ بیگہ ۸ بسوہ معہ // ۳ بسوہ	بیگہ ۳ بسوہ

تعریف محال

لفظ محال سے مراد ہر رقبہ آراضی ہے جسکی مالگذاری علیحدہ کر تشخیص ہو کر اسکی بابت کاغذات
حقوق علیحدہ مرتب ہوں یا بسلسلے اقرار نامہ ادائے مالگذاری علیحدہ لیا جاوے یا وہ رقبہ آراضی ہے
جسکی مالگذاری معاف کردی گئی ہو یا دخل ابت معافی کر لی گئی ہو اور اسکی کاغذات حقوق
علیحدہ مرتب ہوتے ہیں ۔

(۲) محالوں کی اقسام اور ان کی تعریف

(۱) محال واحد جسکا ایک ہی مالک ہو ۔

(۲) محال بالاجمال جسمیں چند حصہ دار مالک ہوں اور اسکی آراضی تقسیم نہ ہو

(۳) محال پٹی داری مکمل جسکی کل آراضی حصہ داروں میں تقسیم ہو گئی ہو

(۴) محال پٹی دار غیر مکمل جسکی کچھ آراضی تقسیم شدہ ہو اور کچھ شاملات ہو

(۵) محال بھیاچارہ جسکے کل حصہ داران اپنی اپنی آراضیات مقبوضہ میں قابض مالک ہوں
لیکن محال تقسیم نہ ہو

(۳) نمبردار

نمبردار وہ گروہ حصہ داران ہے یا جس کے بدست میں اقرار نامہ ادائے مالگذاری سرکار
لیا جاتا ہو اور وہ کسی ترقی الخواہ مالگذاری سرکار کا ذمہ دار ہوتا ہے —

(۴) زمیندار

زمیندار وہ شخص ہے جو اپنے حصہ آراضی مقبوضہ پر خود بذریعہ کسی یا خود کاشت
کا مالکانہ قابض ہو یا کاشتکاروں سے کاشت کرا دے اور ان سے لگان وصول کرے اور اپنے
حصہ آراضی مقبوضہ میں مالکو ہر قسم کا اختیار انتقال بذریعہ وراثت یا رہن و بیع وغیرہ
حاصل ہوں

(۵) لگان سے مراد

لگان وہ ہے جو کوئی اسامی بابت آراضی کاشت یا باغ و تالاب و حقوق چراگاہ جنگل
و ماہی گیری وغیرہ بابت استعمال پانی بغرض آبپاشی و سنگھاڑا وغیرہ مثلاً مالک اور کسی حقوق کے
بابت نقد یا جنس کے طور پر ادا کرے

(۶) مالگذاری

مالگذاری وہ روپیہ ہے جو زمیندار اوقات معین پر خود یا بذریعہ نمبردار سرکار کو ادا کرے

(۷) لفظ چک

چک ایک یا زیادہ قطعات آراضی کو کہتے ہیں جو الگ ہے پٹہ یا قرارداد ہو یا کسی کے قبضہ میں ہو

(۸) صراحت لفظ سیر

سیر اس آراضی کو کہتے ہیں جو مالک زمیندار نے بطور سیر کے درج ہو کر کاشت کے سے بابر دی گئی ہے

جن کی کہ ہو یا وہ اراضی ہے جو قبل نفاذ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء بارہ برس تک مالکان اراضی نے خود بونی
یا نوکروں مزدوروں سے بذریعہ کاشت کی آتا رہا ہو اور وہ اراضی جو از روئے رواج دیہہ
بطور خصوصیت کسی حصہ دار کے تقسیم کر دی ہو اور نسبت تقسیم یا انتزاعات حصہ داران نے
اسی طرح عمل میں آتا رہا ہو

تصریح خود کاشت

خود کاشت وہ اراضی ہے جس کو زمیندار خود کاشت کرے یا کرائے اور وہ کاشت کم از کم بارہ سال سے ہو

ٹھیکہ دار

ٹھیکہ دار وہ شخص ہے جو زمیندار کو کسی اراضی کا کچھ معاوضہ دیکر کسی قدر اراضی کا حق ملکیت حاصل کرے

معافی دار

معافی دار وہ شخص ہے جس کو بعوض لگان بذریعہ کسی خدمت یا بطور انعام بخشی گئی اراضی یا ملی ہو

کاشتکار یا اسامی

اسامی یا کاشتکار وہ شخص ہے جس سے بابت کاشت اراضی کے لگان قابل وصول ہو وے جس کے اقسام
مندرجہ ذیل ہوتے ہیں

تقسیم اقسام کاشتکاران

(۱) کاشتکار حقدار - کاشتکار حقدار قبضہ مستقل اس اسامی کو کہتے ہیں جو

اصطلاح بندوبست استمراری میں کوئی حق مستقل اور قابل انتقال اراضی علاقہ بٹیہ
سے اوپر جو کسی اور طرح پر قبل بندوبست میں برابر ایک ہی شرح پر چلا آتا ہو
جس کی حیثیت دہقانی سے الگ ہے اور اس کا نفع ہو اور اسی شرح کا مستحق ہے

(۲) اسامی شرح معین :- شخص معین وہ ہے جو کسی ضلع یا جز ضلع میں جہاں بندوبست استمراری
ہو کسی اراضی پر وقت بندوبست سے ایک ہی شرح پر چلا آتا ہو
اور اس کا حق دخیل کاری اسی شرح پر رہے۔

(۳) کاشتکار ساقط الملکیت :- ساقط الملکیت وہ مالک اراضی ہے جس کا
حق ملکیت بذریعہ نیلام یا بحکم عدالت یا بذریعہ دیوانی اس کے قبضہ سے منتقل ہو گیا ہو اور سالم کل و جز
منتقل ہو یا بتہ جس میں اس کو سیر یا وقت انتقال اس کو مالکانہ بلا برابر بارہ سال سے چلی آتی ہو
اس میں اس کو حق دخیلکاری حاصل ہے لیکن وہ اراضی صاحب ہو یا حصہ حصہ دار نے
محال منتقل نہ ہوئی ہو۔ ایسا اسامیوں کا لگان بمقابلہ اسامیان غیر دخیلکار قریب چار آنہ
فی روپیہ ۴/ کم ہوگا۔

(۴) کاشتکار دخیلکار :- دخیلکار وہ موروثی اس کاشتکار کو کہتے ہیں جو کسی اراضی پر بارہ سال تک
برابر قابض رہا لیکن بذریعہ پٹہ حسب مشروط زائد سال یا بذریعہ ٹھیکہ دار یا بطور اسامی کے قابض ہو یا کسی
اراضی سیر یا کسی اراضی سرکار مثل چراگاہ وغیرہ پر قبضہ نہ رکھتا ہو۔

(۵) کاشتکار غیر دخیلکار :- کاشتکار غیر دخیلکار وہ ہے جس کی مدت کاشت بارہ
سال سے کم ہو۔

(۶) کاشتکار شکمی یعنی شکمی کاشتکار وہ ہے جس کو آراضی کا قبضہ منجانب کسی اصل کاشتکار یا سیر زمیندار
پر بغرض کاشت کے ملا ہو لیکن ایسی اراضی کا کاشتکار بقدر قبضہ مستقل یا ٹھیکہ دار کا ہو۔
(۷) پٹواری سے پٹواری یا وہ نوکر زمینداروں یا کاشتکاروں کے کام کے واسطے ہو اور وہ
تمامی کارروائی متعلق کاشت و زمینداری اپنے کاغذات میں درج کرتا ہو۔

باب پنجم

کاغذات نہری

کاشتکاری کا دار و مدار سب سے زیادہ ضروری پانی پر ہے اگر زراعت کو حسب ضرورت پانی نہ ملے تو خواہ زمین کیسی ہی زرخیز ہو اور تخم بھی کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا ہو ہرگز خاطر خواہ پھل نہیں مل سکتا چنانچہ اگر زراعت نہری نہ ہو اور اگر وقت پر بارش نہیں ہوتی تو کسانوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے لہٰذا اس امر پر غور کر کے گورنمنٹ عالیہ نے محکمہ نہر قائم کر کے اپنی رعایا پر جو بڑا احسان کیا ہے اس کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں ہو سکتا۔

اس محکمہ کے متعلق چند ضروری اصطلاحات مفصلہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں جن کا روز مرہ زمینداروں اور کاشتکاروں کو کام پڑتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ بڑی بڑی دریاؤں سے جو بڑی نہریں نکالی جاتی ہیں انھیں نہر اور نہر سے جو چھوٹی نکالی جاتی ہیں انھیں راجبہ اور راجبہ سے جو چھوٹی نکالی جاتی ہیں انھیں مائنر کہتے ہیں۔ راجبوں اور مائنروں کے پٹڑوں میں آبپاشی کے واسطے سوراخ لوہے یا مٹی کے جو محکمہ نہر کی جانب سے لگائے جاتے ہیں انھیں قلابہ کہتے ہیں اور قلابہ سے جو نالیاں کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے نکالی جاتی ہیں انھیں گوال کہتے ہیں۔

محکمہ نہر کا سب سے بڑا افسر چیف انجنیئر اور ضلع کا سب سے بڑا حاکم اگزیکٹیو انجنیئر کہلاتا ہے

پرچہ نہری

اس فارم میں ہر کاشتکار کی آبپاشی کا حساب الگ الگ درج کرتا ہیں ہر کاشتکار کو لازم ہے کہ تاریخ مندرجہ اشتہار پر جو منجانب محکمہ نہر جاری کیا جاتا ہی حاضر ہو کر امین نہر سے پرچہ نہری لیوی اور اسکے اندراج کو دیکھ لیوے اور اگر کسی اندراج کی بابتہ کوئی عذر ہو تو پرچہ ملنے کی تاریخ سے بعد ۱۵ یوم کے اندر کسی حاکم نہر کے حضور میں خود حاضر ہو کر یا بذریعہ ڈاک اپنا عذر پیش کری بعد ۳۰ دن گذر جانے کے پھر کوئی عذر نہ سنا جائیگا۔

نمونہ پرچہ نہری یہ ہے

پرچہ آبپاشی بابتہ فصل ۔۔۔ سنہ ۱۳ فصلی کھاتہ نمبر ۔۔۔ بنام ۔۔۔ ولد ۔۔۔

قوم ۔۔۔ کاشتکار موضع ۔۔۔ پرگنہ ۔۔۔ تاریخ ۔۔۔ سنہ ۱۹ء کو پرچہ دیا گیا

[illegible]	نام کاشتکار اصل	[illegible]	[illegible]	آراضی آبپاشی شدہ		[illegible]	[illegible]	[illegible]
				تور	ڈال			
								دستخط پٹواری دستخط امین

فارم نمبر ۹ (ڈی) پیشانی

جمعبندی آبپاشی

جمعبندی یا پرچہ جات نہری سے سال وار تیار کی جاتی ہے پٹرول نہر اسکو مکمل کرکے فصل خریف مین آخر ستمبر تک اور فصل ربیع مین آخر مارچ تک ضلعدار نہر کے دفتر مین بھیجتا ہے نمونہ یہ ہے

جمعبندی آبپاشی موضع محال و پرگنہ ضلع

بابتہ فصل سنہ ۱۳ فصلی مطابق سنہ ۱۹ ء ڈویژن نہر گنگ (بنام وصول کنندگان)

کھیت			کاشتکار اصلی			کاشتکار قابض					رقبہ توڑ				رقبہ ڈال				محصول آبپاشی ہر کھیت کے لئے			روپیہ ڈنگی ہر کاشتکار			محصول ڈنگی مالکان آراضی				کیفیت
نمبر وار جمعبندی کاشتکار	نمبر کھاتہ	نمبر نہر وار فہرست	نام	ولدیت	قومیت	نام	ولدیت	قومیت	رقبہ کل کھیت	قسم	قسم اول	قسم دوم	قسم سوم	قسم چہارم	قسم اول	قسم دوم	قسم سوم	قسم چہارم	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	تفصیل رقبہ مالکان	روپیہ	آنہ	پائی	

چونکہ تاریخ لغایتہ ماہ سنہ ۱۹ ء کو پٹواری حاضر رہا مستحق پانے مبلغ اور تاریخ کو پٹواری حاضر نہ رہا اسلئے مبلغ جرمانہ وضع کیا گیا۔ خالص واجب فیس پٹواری مبلغ ہے۔

العبد ——— دستخط امین

العبد ——— دستخط پٹواری

العبد ——— دستخط ضلعدار

بحساب سیکڑہ ایکڑ ہے نقل جمعبندی پٹواری نے تاریخ ماہ سنہ ۱۹ ء کو دی

دستخط اگزیکٹیو انجنیر بہادر (بخط انگریزی)

فارم نمبر ۳۴ (ی)

نقشہ کمی و بیشی موضع   محال   پرگنہ   ضلع   بابت فصل   سنہ   مطابق سنہ ۱۹   ڈویژن نہر گنگ ضلعداری حصہ

نمبر اندراج	نمبر کھاتہ	نمبر کھیت	نام مالک مع ولدیت و سکونت	نام کاشتکار مع ولدیت و سکونت	رقبہ جو پانی سے سیراب ہوا	نام جنس	رقبہ ٹوٹا بعد نظر ثانی				رقبہ ڈال بعد نظر ثانی				محصول پانی کا ہر کھیت کے لئے				تفاوت محصول دیگر ہر کاشتکار			تفاوت محصول مالکانہ			کیفیت
							قسم اول	قسم دوم	قسم سوم	قسم چہارم	قسم اول	قسم دوم	قسم سوم	قسم چہارم	بر روئے جمعبندی	بعد نظر ثانی	کمی	بیشی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	

نوٹ:- کمی کی رقوم سرخی سے درج ہونگی باقی کل خانہ پری سیاہی سے ہوگی۔ یہ نقشہ صرف سررشتہ کا نگری کو بھیجا جاویگا۔ کاشتکار کو پرچہ سرخ یا سیاہ دیا جاویگا۔ اسکا فارم شکل پرچہ نمبری ہوتا ہے۔

باب ششم

کاغذات ضروری و دستاویزات

رقعہ قرض عند الطلب

کرم لالہ شنکر لال ولد دلو کرن قوم ویش اگروال ساکن سہارنپور زاد لطفہ

تسلیم ۔ جو کہ مبلغ سو روپیہ جس کے نصف پچاس روپیہ ہوتے ہیں آپ سے بغرض درستی

اراضی مالگذاری نقد قرض لئے ہیں لہذا مبلغ مذکورہ معہ سود ایک روپیہ فیصدی ماہانہ عند الطلب

ادا کروں گا اس واسطے المینان آپ کے یہ رقعہ ٹکٹ دار لکھ دیا کہ سند رہے اور بوقت

ضرورت کام آوے فقط   تحریر تاریخ ۸ اکتوبر ۳۲ء

العبد

نونہال سنگھ ولد ستیام سنگھ قوم ٹھاکر زمیندار جسن گنج ضلع ایٹہ

ٹکٹ ۲
نونہال سنگھ بقلم خود

نمونہ رسید

ٹکٹ ۱
نونہال سنگھ بقلم خود

جو رقعہ کہ ساتھ لکھی جاتی ہے

منکہ نونہال سنگھ ولد ستیام سنگھ قوم ٹھاکر زمیندار ساکن جسن گنج ضلع ایٹہ کا ہوں

جو کہ مبلغ سو روپیہ جس کے نصف پچاس روپیہ ہوتے ہیں بابتہ معاوضہ رقعہ

امروزہ اقراری خود مورخہ لالہ شنکر لال ولد دلو کرن قوم ویش اگروال

ساکن سہارنپور سے نقد وصول پائے لہذا یہ رسید لکھ دی

کہ سند رہے اور بوقت پر کام آوے المرقوم ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء

بقلم مگنی لال مالیہ ساکن نیلا پور شہر کلکتہ

رسید وصول زر کرایہ جائداد واقعہ قصبہ بہائی ملکیت سید حامد علی صاحب تعلقدار

نمبر شمار	۳۲
نام کرایہ دار	اقبال حسین
شرح کرایہ	سے ۲
کس ماہ کی بابت	جون ۳۷ء
تعداد رقم وصول شدہ	سے ۲
باقی	×
دستخط وصول کنندہ مع تاریخ	اظہار حسین کارندہ
دستخط یا نشان کرایہ دار	اقبال حسین بقلم خود
کیفیت	×

رسید وصول زر کرایہ جائداد واقعہ قصبہ بہائی ملکیت سید حامد علی صاحب تعلقدار

نمبر شمار	۳۲
نام کرایہ دار	اقبال حسین
شرح کرایہ	سے ۲
کس ماہ کی بابت	جون ۳۷ء
تعداد رقم وصول شدہ	سے ۲
باقی	×
دستخط وصول کنندہ مع تاریخ	اظہار حسین کارندہ بقلم خود
کیفیت	

کرایہ نامہ سرخط

اسٹامپ ۸/ر

منکہ رام سروپ ولد ... سروپ قوم مالستیھ ساکن محلہ انور گنج شہر بنارس کا ہوں
جو کہ ایک قطعہ مکان پختہ نمبری ۱۲۴۲ لالہ متھرا پرشاد ولد ہرپرشاد اگروال محلہ انور گنج
منمقر نے پانچ روپیہ ماہوار کرایہ پر واسطے قیام اپنے آج کی تاریخ سے لیا۔ لہذا اقرار
کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ کرایہ مکان مذکور ماہ بماہ مالک مکان کے برابر باخذ رسید ادا کیا
کرتا رہونگا باقیدار نہ رکھونگا مرمت شکست و ریخت مکان مذکورہ ذمہ مالک مکان ہوگی اور لیپائی و صفائی
مکان مذکور کو وقت ضرورت [illegible] منمقر خود کراتا رہونگا درصورت باقیدار و عدم ادائے
کرایہ ماہ بماہ مالک مکان مذکور کو اختیار ہوگا کہ مجھ منمقر کو مکان سے بیدخل کر کے قبضہ
لیلیویں و کرایہ باقیہ مذکور بذریعہ نالش جس طور پر مناسب سمجھیں مجھ سے وصول کر لیویں در صورت
مالک مکان مذکور کو بعض ضرورت خالی کرانے مکان کے پیش آوے تو ایک ماہ قبل نوٹس دیکر
مجھکو اطلاع دیویں میں مکان کو اس میعاد کے اندر خالی کردونگا لہذا یہ چند کلمہ
بطور کرایہ نامہ کے لکھدیا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کے کام آوے۔

المرقوم ۲۱ اگست ۱۹۳۷ء بقلم خود

تمسک قسط بندی

منکہ ہرگوبند ولد دلیو بند قوم کورمی ساکن و کاشتکار موضع الوٹی پرگنہ و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ مبلغ ایکسو پچیس روپیہ کہ جسکے آدھے مبلغ باسٹھ روپیہ آٹھ آنہ ہوتے ہیں جن کی تفصیل کہ مبلغ
ایکسو پانچ روپیہ اصل اور بیس روپیہ سود قسط بندی مذکور کے ماہ بضرورت خریداری بیل
سید یاور علی ولد سید علی بہادر قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی سے قرض لئے الاقرار
کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغ مذکورہ بالا بذریعہ قسط بندی دس روپیہ ماہانہ
ہر انگریزی ماہ میں بلاعذر سید صاحب موصوف کو ادا کر دونگا اور جو روپیہ قسط وار
ادا کرونگا وصول اسکا بپشت تمسک ہذا خاص قلم سید صاحب موصوف سے لکھاتا رہونگا
در صورت وعدہ خلافی کسی ایک قسط ادا نہ کرنے کے سید صاحب کو اختیار ہوگا کہ کل روپیہ یکمشت
مع سود ۱۲ فیصدی ماہانہ مجھ سے بذریعہ نالش عدالت مجاز وصول کر لیں مجھکو کچھ عذر نہ ہوگا
لہذا یہ چند کلمے بطریق تمسک قسط بندی لکھ دئے کہ سند رہے اور وقت ضرورت
کام آوے فقط

تحریر بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۳۷ء

بقلم رام ترن کاتب

پٹہ آراضیات

مجھ سید حسین ولد علی حسین قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی زمیندار موضع صوری نگر نے اراضی مندرجہ ذیل واقعہ محال سید حسین موضع صوری نگر پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی کو سادھورام ولد سادھورام قوم لودھا ساکن مواضع ہتم موضع مذکور کو واسطے مدت تین سال ابتدائی ۲۰ نومبر ۳۷ سنہ تک کے لئے ذیل پر پٹہ پر دی ہے۔

دفعہ ۱۔ یہ کہ سالانہ لگان مبلغ للعـ روپیہ جو الفاظ دس روپیہ ہوں اور تاریخہائے ذیل قابل ادا ہوگا۔

مبلغ للعـ روپیہ تاریخ ۲۰ اپریل سنہ ۳۸ء پر
مبلغ للعـ روپیہ تاریخ ۲۰ نومبر سنہ ۳۸ء پر
مبلغ للعـ روپیہ تاریخ ۲۰ اپریل سنہ ۳۹ء پر
مبلغ للعـ روپیہ تاریخ ۲۰ نومبر سنہ ۳۹ء پر
مبلغ للعـ روپیہ تاریخ ۲۰ اپریل سنہ ۴۰ء پر
مبلغ للعـ روپیہ تاریخ ۲۰ نومبر سنہ ۴۰ء پر

جو ہم کو تواریخ ہائے مذکور پر بلا عذر میعاد ادا ہو اور عدم میعاد ادا آئندہ اراضی سماوی وغیرہ کو ادا کرنا ہوگا۔

دفعہ ۲۔ یہ کہ قسط مذکورہ پر لگان ادا نہ کروں گا تو معہ سود فیصدی مبلغ روپیہ ماہوار کے وصول کیا جاوے گا اور درصورت خلاف ورزی یعنی عدم ادائیگی لگان اندر میعاد معینہ مذکورہ بالا لازم بلا انفصال ختم میعاد پٹہ قابل بیدخلی ہوگی۔

دفعہ ۳۔ یہ کہ بعد انفصال میعاد مذکورہ کے اراضی کو اپنی کاشت سے بلا عذر حیلہ و حجت

نوڑا چھوڑ دینگا کوئی حق قبضہ کاشت یا ترقی حیثیت اراضی متذکرہ کو باقی نہیں رہیگا ۔

دفعہ ۴ ۔ یہ کہ سوائے اپنی کاشت کے اراضی کو کسی دوسرے آسامی کی کاشت میں نہ کراویگا اور کسی کو شرکت کاشت نہیں کرویگا اور کوئی مکانی پرستش گاہ یا سکونت یا کسی قسم کا پختہ یا خام کنواں نہ بناویگا اور کوئی درخت مثمر یا غیر مثمر نصب نہ کریگا اگر افعال مذکورہ میں سے کسی کا بھی سرزد ہونا پایا جاویگا تو بحق فی الفور بلا اقتضاء میعاد قابل بیدخلی ہوگا اور تعمیر کردہ کی ملکیت مالک کی ہوگی اور کسی بابت کسی قدر بھی معاوضہ پانیکا بالکل مستحق نہ ہوگا

اور زمیندار افعال مذکورہ کے بابت زمیندار کو اختیار ہوگا کہ بہ رجوع عدالت جیسا چاہے منہدم کر کے وصول کرے

دفعہ ۵ ۔ یہ کہ جو درخت بعض شکل کے یا خود رو مثل کھیت یا اندر کھیت کے واقع ہیں یا آئندہ کو پیدا ہونگے ان کی حفاظت بطور امانت کریگا ہر چند منتفع ہی کسی قسم کا تصرف ان میں نہیں کریگا اور مدعی کو کرنے دیگا ۔

دفعہ ۶ ۔ یہ کہ بصورت زمیندار فصل وار حسب حیثیت پیداوار مالک اراضی کو ادا کر دیگا ۔

دفعہ ۷ ۔ بصورت خلاف ورزی کسی شرط مندرجہ قبولیت ہذا کے منتفع بلا اقتضاء میعاد قبولیت قابل بیدخلی ہوگا اور بصورت ہذا آئندہ کیلئے کالعدم و فسخ متصور ہوگی لہذا یہ قبولیت لکھ کر دیدی ہے اور وقت ضرورت سند کام آوے

تفصیل نمبران اراضی

۵۷۵ رقبہ ۶ بیگہ واقع محال سید حسین موضع صورت نگر

۳۸۳ رقبہ ۲ بیگہ واقع محال سید حسین موضع صورت نگر

۱۸۲ رقبہ ۵ بیگہ ۸ بسوہ واقع محال سید حسین موضع صورت نگر

تحریر تاریخ ۲۰ جون ۳۷ء

بقلم امجد حسین عرض نویس

باب ہفتم

عدالتی کاغذات

نوٹس بغرض علیحدگی کاشت

نوٹس ہذا منجانب رام دین ولد گنگا رام قوم اہیر ساکن محلہ کانتھ قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

بنام

سید احمد حسین ولد سید علی حسن مرحوم زمیندار و رئیس قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

واضح ہو کہ حصہ موازی عہ بیگہ ۸ بسوہ پختہ اراضی نمبر زیر دہی لگان مالغہ سالانہ واقع محال سید احمد حسین قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی ملکیت آنجناب کی جس پر میری کاشت ہے۔ اب آئندہ مجھکو اراضی مذکور کی اپنی کاشت میں رکھنا منظور نہیں ہے۔ لہذا حسب دفعہ ۱۳۲ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ع بذریعہ نوٹس ہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ میں اراضی مذکور بالا کو اپنی کاشت سے ترک کرتا ہوں اور سنہ ۱۳۳۴ ف آسیر سے اپنا قبضہ اٹھا لیتا ہوں۔ لہذا آپ اس کا انتظام کریں ورنہ میں آئندہ کسی معاوضہ لگان کا ذمہ دار نہ ہونگا۔

تفصیل نمبران اراضی

۱۰۲	رقبہ ـــہ	واقع محال سید احمد حسین قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی
۱۸۹	رقبہ عہ بیگہ ۸ بسوہ	

العبد

نشان انگوٹھا رام دین ولد گنگا رام قوم اہیر ساکن محلہ کانتھ قصبہ بلگرام

تحریر تاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۲۸ع

عرضی دعویٰ بقایا لگان

سید احمد حسین ولد سید علی حسین قوم سید زمیندار ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

گردھاری ولد ہرچھمائی قوم اہیر ساکن و کاشتکار قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۸۰ روپیہ و مرادی سود آئندہ و سود ہمگی مبلغ ۹۰ بابتہ بقایا لگان نسبت ... بیگہ پختہ اراضی نمبر ذیل بابتہ سنہ ۱۳۲۸ فصلی واقع قصبہ بلگرام محال سید احمد حسین پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی بموجب دفعہ ۱۳۲ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

دفعہ ۱- یہ کہ مدعی زمیندار اور مدعا علیہ کاشتکار ہے

دفعہ ۲- یہ کہ فصل ہائے متدعویہ میں مدعا علیہ موازی ... بیگہ پختہ اراضی نمبر ذیل کی کاشت کی اور جس کی بابتہ مبلغ ۸۰ روپیہ حسب تفصیل ذیل یافتنی مدعی بذمہ مدعا علیہ واجب الادا ہیں جو مدعا علیہ نے باوجود طلب و تقاضائے متواتر ادا نہیں کئے۔

(الف) مبلغ ۸۰ روپیہ اصل و سود حسب حساب ذیل مع خرچہ تا نالش و سود ... و آئندہ بعد صدور ڈگری عدالت تا ادائے رقم مدعا علیہ سے دلائی جاوے بنام مدعی

نوٹس وصولیابی لگان

نوٹس دفعہ ۸۱ قانون لگان ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل باہ ضلع آگرہ

چونکہ سید احمد حسین ولد علی حسین قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ باہ ضلع آگرہ نے اپنے آپ کو تمہارا زمیندار قرار دیکر عدالت میں درخواست بغرض اجراء نوٹس بنام تم رویا ولد جھینگر قوم چمار ساکن قصبہ باہ واسطے ادائیگی زر بقایا لگان مبلغ ۱۰ عہ روپیہ بصورت عدم وصول واسطے تمہاری بیدخلی گذرانی ہے اور چونکہ تم رویا ذمہ بابت بقایا لگان مندرجہ حاشیہ کے نسبت جوت مذکورہ ذیل مبلغ ۱۰ عہ واجب الادا ہونے کا دعویٰ ہے اس لئے تم رویا کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ اس مبلغ ۱۰ عہ مذکورہ بابت بقایا لگان جو تم پر واجب ہے اس نوٹس کی تعمیل سے اندر میعاد یوم کے اس عدالت میں داخل کر دو یا حاضر ہو کر کچھ عذر ہو کرو۔ اگر تم نے عذر نہیں کیا اور نہ مبلغ ۱۰ عہ روپیہ بقایا لگان کے اور ... اندر تیس یوم

تاریخ تعمیل نوٹس سے ادا نہ کئے تو اراضی مندرجہ ذیل
سے تمہاری بیدخلی کا حکم صادر ہوگا۔

تفصیل جوت

پرگنہ	موضع	محال	تھوک یا پٹی	میزان واراضی	میزان رقبہ
باہ	باہ	سید احمد حسین	پٹی دلدار خان	ع۲۷۶ معہ	معہ

سائل	لگان	وصول	بقایا
سید احمد حسین زمیندار	[illegible]		اصل عـه سود × کل عـه

دلدار حسین مختار عام سید احمد حسین زمیندار بقلم خود

آج بتاریخ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء کو میرے دستخط اور
مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط تحصیلدار بخط انگریزی (مہر عدالت)

مختار نامہ خاص

منکہ علی جان ولد نبی جان قوم شیخ ساکن خداگنج ضلع فرخ آباد کا ہوں

جو منمقر کی مبلغ نو ہزار روپیہ بذریعہ دستاویز مورخہ ۵ جون ۱۹۱۲ء بذمہ

رگھوبر سنگھ ولد گنگا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن الہ آباد لکھنؤ واجب ہیں اور

روپیہ وصول ہونے کی کوئی امید بجز نالش کے نہیں ہے اور منمقر بوجہ کاروبار

خود لکھنؤ جا کر نالش دائر کرکے پیروی نہیں کر سکتا لہذا اپنی جانب سے

منشی سراج عالم ولد محمد عالم قوم شیخ ساکن لکھنؤ رشتہ دار اپنے کو

واسطے دائر کرنے نالش و پیروی مقدمہ مختار خاص مقرر کرتا ہوں

منشی صاحب موصوف نالش دائر عدالت کریں اور

مقدمہ کی پیروی کریں اور ڈگری حاصل کرکے اس کو اجرا کرادیں اور روپیہ وصول کر لیں

یا تصفیہ کریں غرضکہ کل کارروائی متعلق مقدمہ از ابتدا تا انتہا سرانجام دیں پرداختہ

منشی صاحب موصوف کا مجھکو مثل کردہ ذاتی خاص کے قبول اور منظور ہے لہذا یہ

چند کلمے بطریق مختار نامہ خاص لکھ دیئے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے

تحریر تاریخ ۸ نومبر ۱۹۳۱ء

بقلم امجد حسین کاتب

نمونہ رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

مثنیٰ رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نام موضع	جلال پور محال سادات پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی
نام روپیہ ادا کرنے والے کا	جودھن ولد منسارام قوم اہیر ساکن جلال پور
نام روپیہ پانے والے کا	خیرات حسین ولد دلدار حسین زمیندار
تعداد زر جو ادا کیا گیا۔	مبلغ ۱۴۵ روپیہ
اگر ایک سے زیادہ جوت ہوں جن کی بابت لگان ادا کیا گیا ہو تو جوت کی شناخت	کھیت نمبر ۲۱۲ للعہ / کھیت نمبر ۹۰ بابت ۵ بسوہ
سال و قسط جس کی بابت ادا کی ہوئی رقم جمع کی گئی	بابت ربیع سنہ ۱۳۳۸ ف
آیا رقم ادا شدہ بطور کل مطالبہ ادا زر جانے کے قبول کی گئی یا زر بطور جزو کے	بیباق
تاریخ ادائیگی لگان بقید ماہ و سنہ	۲۸ر مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

اصل رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نام موضع	جلال پور محال سادات پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی
نام روپیہ ادا کرنے والے کا	جودھن ولد منسارام قوم اہیر ساکن جلال پور
نام روپیہ پانے والے کا	خیرات حسین ولد دلدار حسین زمیندار
تعداد زر جو ادا کیا گیا	مبلغ ۳۵ روپیہ
اگر ایک سے زیادہ جوت ہوں جن کی بابت لگان ادا کیا گیا ہو تو جوت کی شناخت	کھیت نمبر ۲۱۲ للعہ / کھیت نمبر ۹۰ بابت ۵ بسوہ
سال و قسط جس کی بابت ادا کی ہوئی رقم جمع کی گئی	بابت ربیع سنہ ۱۳۳۸ ف
آیا رقم ادا شدہ بطور کل مطالبہ ادا زر جانے کے قبول کی گئی یا زر بطور جزو کے	بیباق
تاریخ ادائیگی لگان بقید ماہ و سنہ	۲۸ر مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

اقرار نامہ

ٹھیکہ بی بخش ولد محمد بخش قوم شیخ ساکن شہر لکھنؤ - فریق اول

سید ابو الحسن صاحب رئیس ساکن محلہ محمود نگر شہر لکھنؤ فریق دوم

جو فریق دوم کو ایک گاڑی بگھی تیار کرانی ہے سو ٹھیکہ فریق اول نے لیا اس کے متعلق

درمیان فریق دوم و فریقین حسب ذیل شرائط طے پائیں جس کے ہم ہر دو فریقین پابند رہیں گے۔

دفعہ ۱- یہ کہ فریق اول گاڑی کو حسب منشاء فریق دوم تیار کر کے یکم جولائی تک فریق دوم کو دے گا

دفعہ ۲- یہ کہ گاڑی تیار ہو جانے پر مبلغ دو سو روپیہ بابتہ قیمت گاڑی بالمقطع فریق اول کو فریق دوم بلا عذر

ادا کر دیگا۔

دفعہ ۳- یہ کہ اگر فریق اول تاریخ مقررہ تک گاڑی تیار کر کے نہ دیگا تو مبلغ دو روپیہ یومیہ جرمانہ

اس وقت تک جب تک کہ وہ گاڑی تیار کر کے نہ دیگا فریق دوم کو ادا کرے گا۔

دفعہ ۴- یہ کہ اگر فریق دوم گاڑی تیار ہو جانے پر اس کے خریدار اور ادا کرنے اس کی قیمت مقررہ

اقرار نامہ ہذا سے انکار کر دیگا تو فریق اول کو اختیار ہوگا کہ گاڑی کسی دوسرے شخص

کے ہاتھ فروخت کر دیں اور جو قیمت میں کمی رہے گی اس کی ادائیگی کا فریق دوم

ذمہ دار ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق اقرار نامہ تحریر کر دیئے کہ سند رہے اور بوقت

ضرورت کام آوے۔ تحریر بتاریخ یکم مئی ۱۹۳۷ء بقلم مرلی دھر عرضی نویس

العبد بی بخش ولد محمد بخش [illegible] بقلم خود

العبد سید ابو الحسن [illegible] بقلم خود

گواہ شد [illegible] بقلم خود

گواہ شد [illegible] بقلم خود

رجسٹری کی عبارت

آج یہ دستاویز مسمیٰ ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن محلہ کفعین پوروی شہر جھوال نے دفتر سب رجسٹرار میں مابین دو دو تین بجے دن بغرض رجسٹری پیش کی۔

العبد
ظہور احمد بقلم خود

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
32/9/ بجے

تحریر و تکمیل دستاویز ہذا سے مسمیٰ ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر جھوال نے اقبال کیا اور پانچسو روپیہ ہمارے سامنے دیئے گئے مقرہ شناخت شیخ سلامت اللہ ولد برکت اللہ قوم شیخ پیشہ وکالت ہر دیال سنگھ ولد کلیان سنگھ قوم ٹھاکر پیشہ وکالت نے کی۔

العبد
ظہور احمد بقلم خود
گواہ شد
سلامت اللہ بقلم خود
گواہ شد
ہر دیال بقلم خود

شیخ سلامت اللہ و ہر دیال سنگھ گواہان شناخت بھی اور شرکا الاولین اور ان کے اشارے انگوٹھا باقاعدہ طور پر لے لئے گئے۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی 26/9/32

بہی ۲ جلد ۲۱ صفحہ ۹۳ پر نمبر ۱۴۹ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء رجسٹری کی گئی

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
22/9/32

رہن نامہ دخلی

منکہ زور آور خاں ولد سلطان خاں قوم پٹھان ساکن موضع حسن گنج ضلع گونڈہ کا ہوں

جو بہمگی و تمامی ایک قطعہ مکان نمبری 742 واقع محلہ قلی بازار شہر کانپور مشرق رویہ

پختہ محدودہ حدود ذیل جو مملوکہ و مقبوضہ بلا شرکت غیرے منمقر کا ہے اور ہر طرح بار قرضہ

سے پاک و بری ہے اور منمقر کو بغرض کاروبار خانگی و زمینداری اس وقت روپیہ کی ضرورت ہے

لہذا بحالت صحت نفس و ثبات عقل و ہوش مکان مذکور کو مع جمیع حقوق داخلی و خارجی

بالعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ جس کے نصف پانچسو روپیہ ہوتے ہیں بدست اللہ علی خاں ولد

نثار علی خاں ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کے رہن بالقبض کیا اور زر رہن تمام و کمال مرتہن موصوف

سے قبل تحریر ہذا نقد وصول پا کر اپنے تحت و تصرف میں لایا اور مکان مذکور کو

اپنے قبضہ و دخل سے نکال کر مرتہن موصوف کے قبضہ و دخل میں دیدیا اقرار یہ ہے کہ جب تک

کل زر رہن ادا نہ ہو مکان مذکور پر دخل مرتہن کا رہیگا جب کل زر رہن ادا کر دوں

مکان کو فک الرہن کرا لوں اور جس طرح منمقر کو ہر وقت اختیار ادائیگی زر رہن و انفکاک

مرہونہ کا ہے اسی طرح مرتہن کو ہر وقت اختیار مطالبہ زر رہن حاصل ہے نیز مرتہن کو اختیار ہے کہ

مکان میں خود سکونت رکھے یا کسی کو کرایہ پر دے نیز جو مرمت ضروری ہو کرا سکے اسکی املاع

العبد زور آور خاں اقرار نمود

گواہ شد [illegible]

گواہ شد [illegible]

ہفتہ قبل منتقل کو دیکر کرائے اور اس مدت کا حساب کھے
جس کی الائینگی ما ہر وقت انفکاک میں ہونہ منتقل ذمہ دار ہوگا۔
اور اگر کوئی ہامیم وشتر یک پیدا ہو یا مقام امیں ہونہ پر کوئی بار کفالت
پایا جاوی تو ایسی صورت میں تہیں کو اختیار ہوگا کہ
اپنا کل زر رہن معہ سود فیصدی ایک روپیہ ماہانہ ہمارے سے ہونہ دیگری
ذات سے جس طرح چاہے وصول کرے منتقل یا وارثان منتقل کو
کوئی عذر نہ ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق رہن نامہ دخلی لکھدی کہ سند
ہو اور وقت پر کام آوے فقط تحریر تاریخ ۲ جولائی ۳۲ء

حدود اربعہ مکانات 1742 نمبر ہنو

غربی	جنوب	شمال	شرق
مکان الہ دا خانی	مکان اودھ بہاری لال	مکان للہ سہائے	دروازہ کی آمد و رفت و عام سڑک

شیخ محمد حسین کاتب تعلقہ

جس طرح عبارت والیسی ہوتی ہے جیسی کہ رہن نامہ بلا دخل میں
لکھی جا چکی ہے

سوال و جواب کا نہ ہوگا اگر بدعویٰ حقیت کسی شخص کا کل یا جزو مکان مبیعہ
قبض و دخل مشتری سے نکل جاوے یا مکان مبیعہ پر کوئی بار کفالت یا مواخذہ
کسی قسم کا پایا جاوے یا منجملہ مجاز بیع ثابت نہ ہو تو ہر ایسی صورت میں
مشتری کو اختیار رہیگا کہ کل یا جزو زرثمن اپنا حسب بیع خود معہ سود فیصدی
ایک روپیہ ماہوار و مکان مبیعہ و نیز ذات خاص و دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ
سے مع خرچہ وصول کرلیں منجملہ اور ورثاء منجملہ کو کچھ عذر نہ ہوگا
لہذا چند کلمہ بطریق وثیقہ بیعنامہ قطعی لکھدیا کہ سند ہو اور وقت
ضرورت کام آوے ۔ تحریر تاریخ ۹ رجب ۱۹۳۷ع

حدود اربعہ مکان مبیعہ

شمال	مشرق	جنوب	مغرب
سڑک سرکاری	مکان رشید حسین صاحب	مکان علی حیدر صاحب	مکان امداد حسین خان

بقلم امداد حسین وثیقہ نویس

نوٹ ۔ رجسٹری کی عبارت رہن نامہ بلادخلی کی طرح پر ہوگی

کبھی میری خدمت و اطاعت اور فرمانبرداری میں کچھ پہلو تہی و قصور کریگی اور مجھکو بحالت آلام
کچھ تکلیف معلوم ہوگی تو مجھکو اختیار ہوگا کہ بہ فسخ وصیت نامہ ہذا پھر جائداد
وصیت شدہ مذکور کو بالا اپنے قبضہ میں موصی الیہ سے واپس لیلوں اور خود قابض
رہوں یا کسی اور کے حق میں بذریعہ ہبہ یا وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کردوں
لہٰذا یہ وصیت نامہ بشرائط بالا لکھدیا کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے

تفصیل جائداد وصیت شدہ

تفصیل جائداد زمینداری

نام موضع	تعداد	تعداد
موضع حسن گنج پرگنہ تحصیل بلگرام	نصف حصہ ۸ر ۱۰ البوکے	ایکہزار پانچسو روپیہ

چوحدی مکان مسکونہ وصیت شدہ واقع قصبہ بلگرام

شمال	مشرق	جنوب	مغرب
مکان نذر علی و امداد علی	سڑک سرکاری	کوچہ شارع عام	مکان دلدار رضا و ابرار رضا

المرقوم ۲۰ جون ۱۹۲۴ع

شیخ محمد حسین عرف کلو ٹھیکیدار ذیلی

باب ہشتم

کاغذات مقدمہ فوجداری

سمن

نمونہ

اجلاس جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن ہیبت پور تھانہ ملک گنج ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی لالجی ولد جے رام قوم چمار ساکن ہیبت پور تھانہ ملک گنج ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعوے مار پیٹ و نقصان رسانی

چونکہ مدعی نے حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند دعوے مار پیٹ و نقصان رسانی کا کیا ہے لہٰذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ پیشی مندرجہ سمن ہذا حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت حاکم

رجسٹری کی عبارت

آج یہ دستاویز مسمی ظہور الصمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن محلہ کھنجن پورہ شہر بہرائچ نے ہفتہ سب رجسٹرار بہرائچ میں مابین دو دو بجے دن بغرض رجسٹری پیش کی۔

العبد
ظہور الصمد بقلم خود

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
26/9/32

تحریر تکمیل دستاویز بنا بر اقرار مسمی ظہور الصمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر بہرائچ نے اقبال کیا اور پانچسو روپیہ ہمارے سامنے دیئے گئے مقرم شناخت شیخ سلامت اللہ ولد برکت اللہ قوم شیخ پیشہ وکالت و ہر دیال سنگھ ولد گلاب سنگھ قوم ٹھاکر پیشہ وکالت نے کی۔

العبد
ظہور الصمد بقلم خود

گواہ شد
سلامت اللہ بقلم خود

گواہ شد
ہر دیال بقلم خود

شیخ سلامت اللہ و ہر دیال سنگھ گواہان شناخت بھی اور شریف الدین اور انت... انگوٹھا باقاعدہ طور پر لئے گئے۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی 26/9/32

بہی نمبر ۱ جلد دوم صفحہ ۹۳ پر نمبر ۱۸۹ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۳۲ء رجسٹری کی گئی

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
22/9/32

یا کہ میری خدمت و اطاعت اور فرمانبرداری میں کچھ پہلو تہی و قصور کریگا اور مجھکو بجائے آرام
کے کچھ تکلیف معلوم ہوگی تو مجھکو اختیار ہوگا کہ اسپر فسخ وصیت نامہ ہذا پھر جائداد
وصیت شدہ مذکورہ بالا کو اپنے قبضہ میں موہوب الیہ سے واپس لے لوں اور خود قابض
رہوں یا کسی اور شخص کے حق میں بذریعہ ہبہ یا وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کر دوں
لہذا یہ وصیت نامہ بشرائط بالا لکھدیا کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے

تفصیل جائداد وصیت شدہ

تفصیل جائداد زمینداری

نام موضع	تعداد	تعداد
موضع حسین گنج پرگنہ تحصیل بلگرام	نصف سالم ۸ / الببوگ	ایکہزار پانچسو روپیہ

جو حصہ مکان مسکونہ وصیت شدہ کا واقع قصبہ بلگرام

شمال	مشرق	جنوب	مغرب
مکان بندے علی ولد آغا علی	سڑک سرکاری	کوچہ شارع عام	مکان دلدار خان ولد باز خان

المرقوم ۲ رجب سنہ ۱۹۲۳ع

شیخ محمد حسین عرف کلو بقلم خود

باب ہشتم

کاغذات مقدمہ فوجداری

سمن

نمونہ

اجلاس جناب حاکم مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی راجو ولد جے رام قوم چمار ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعویٰ مارپیٹ و نقصان رسانی

جو کہ مدعی نے حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند دعویٰ مارپیٹ و نقصان رسانی کا کیا ہے لہذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ پیشی مقدمہ پر بمقام حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت حاکم

وکالت نامہ

بعدالت جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن بیٹ پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی راجہ ولد جرام قوم چمار ساکن بیٹ پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعوی مار پیٹ دفعہ ۳۲۳ تعزیرات

منکہ بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن بیٹ پور کا ہوں
جواب دہی کے واسطے جوابدہی و پیروی مقدمہ مندرجہ عنوان میں سید اتفاق صاحب
بی اے ایل ایل بی وکیل کو اپنا وکیل مقرر کیا لہذا وکیل صاحب موصوف امر مقدمہ میں
جو کچھ کوشش یا جواب دہی تحریری یا تقریری کریں وہ کسی غرض سے دریافت تصور
فرمائیں جناب وکیل جو کچھ کرینگے میں اسکو تمام و کمال کرایا اور کیا ہوا تصور کرونگا اور
بالمیعاد جب کسی طرح کا عذر ہوگا یہ چند کلمہ بطور وکالت نامہ کے لکھدئے ہیں کہ سند ہو
اور وقت ضرورت کام آوے

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء

ضمانت نامہ برائے ملازمت

منکہ مرتضیٰ خان ولد الہ داد خان قوم پٹھان ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہون جو کہ مسمی رعایت حسین ولد ولایت حسین قوم شیخ ملازم محکمہ ڈاک کی زر سے ضمانت بتعدادی ایکہزار روپیہ سرکاری مطلوب ہے لہذا مین مقر ضامن رعایت حسین مذکور کا ہوکر اقرار کرتا ہون کہ اگر انسے کبھی کسی قسم کا تغلب و تصرف روپیہ یا مال سرکاری کرینگے تو بقدر ضمانت ایکہزار روپیہ مین بالعوض اسکے سرکار مین فوراً داخل کرونگا کوئی عذر و حیلہ درمیان مین نہ لاؤنگا اور بعوض ضمانت ہذا کے مواضع ذیل جائداد مالکانہ یعنی پانچہزار روپیہ زمینداری محال کہ مقبوضہ اپنی واقع موضع علی پور پرگنہ [illegible] کی جو کسی جگہ اب تک مکفول و مستغرق نہیں ہے مکفول کرتا ہون اور کسی جگہ تا انفصال ضمانت ہذا مکفول و مستغرق نکرونگا ورنہ بذریعہ انتقالات بیع و رہن وغیرہ کے کسی کو حق منتقل کرونگا اگر کرون تو مقابلہ اس تحریر کے باطل و ناجائز ہو لہذا یہ چند کلمہ بطریق ضمانت نامہ لکھدئے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کے کام آوے

المرقوم ۳ جون ۱۹۳۷ع بقلم محمد حسین عرضی نویس ساکن قصبہ بلگرام تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی

استغاثہ

رام بخش مدعی بنام رام ترن ولد رگھو دیال اہیر ساکن فرصت نگر ضلع بھرائچ

جرم دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند تدارک

خدا بعالی جاہ اقبالہ - گذارش ہے کہ بتاریخ ۳ جون ۱۹۳۷ء کو کہ میں اپنی املاکی یعنی کھیت کی نگرانی کر رہا تھا کہ مسمی رام بخش نے اپنے تمام جانوروں کو میرے کھیت میں لیکر کھلا میرا تمام کھیت اسکے مویشیوں نے چر کر خراب کر دیا بابت کچھ نقصان واقع ہوا تب فدوی نے اس سے کہا کہ بھائی تم تمام مویشی ادھر سے کیوں نے لائے یہ کوئی راستہ سڑک ہے کیوں نہیں لے گئے اتنا کہنا کہ مجھکو گالیاں دینے لگا یہاں تک کہ مار پیٹ تک کی خیانت اور ایک لاٹھی میرے سر پر ماری لیکن وہ میرے کندھے پر لگی جس سے میرے کندھے پر چوٹ آئی ہم الگ ہوا دونوں اپنے اپنے کھیتوں سے دوڑ کر آئے اور انہوں نے مجھکو بچایا تب اس نے کہا کہ ہم تو روزانہ اپنے مویشیوں کو اسی طرح اسی کھیت میں سے لیکر نکلیں گے تم کو کوئی حق ہمارے روکنے کا نہیں ہے چونکہ فدوی کمزور تھا اسلئے مقابلہ نکر سکا لہذا عرض حضور میں گذار کہ امداد اور سزا وصول ملزم صاحب مجسٹریٹ صاحب تحقیقات صولی مدعا علیہ کا تدارک فرمایا جاوے۔

العبد

فدوی رام بخش کاشتکار ساکن فرصت نگر

بتاریخ پیشی مقدمہ و تحقیقات پولیس بحسب موقع

بیان رام دین چمار

اظہار رام دین کاشتکار ۔ حضور واقعی ہی رام رتن اہیر بہت شریر ہے ثبوت
اسکا یہ ہے کہ رام رتن اہیر اپنے مویشیوں کو لیکے لال بخش کاشتکار کے کھیت میں لیکے
نکلا تو بکریوں نے تمام کھیت کا نقصان کیا۔ تب مدعی مذکور نے کہا کہ اس طرف سے
مویشیوں کو کیوں نہ لائے یہ تو میرا کھیت ہے کچھ راستہ نہیں ہے اب میرا نقصان
کون دیگا تب اس نے مدعی مذکور کے ساتھ مار پیٹ کی اور رام رتن نے ایک لاٹھی زور سے
مدعی مذکور کے کندھے پر ماری جس کی ضرب سے ہاتھ اتر گیا ہم لوگوں نے الگ چھوڑا دیا
وہ ہمارے ساتھ بھی گالیوں سے پیش آیا مگر ہم مدعی کو بچا کر اپنے کھیت پر چلے گئے

العبد رام دین کاشتکار

بیان مرلی اہیر کاشتکار

اظہار مرلی کاشتکار ۔ رام رتن اپنی تمام مویشیوں کو لیکر لال بخش کے کھیت سے
نکلا اسکی مویشیوں نے تمام کھیت اسکا اجاڑ دیا جس سے مدعی کا بہت نقصان ہوا مدعی نے
نقصان جانکر وجہ سے اپنے کھیت میں آنے کو روکا رام رتن مدعی کو گالیوں سے پیش آیا اور رام رتن نے
ایک لاٹھی مدعی پر ماری جس کی وجہ سے ہاتھ اتر گیا ہم یہ کیفیت دیکھکر اپنے کھیت سے دوڑ کر مدعی مذکور
کے ہاتھ سے چھوڑا لیا گیا ہم نہ آتے تو مدعی کو بہت مارتے

العبد مرلی اہیر کاشتکار

تحقیقات متعلق رپورٹ سب انسپکٹر

خداوند عالی - کمترین حسب الحکم موقع واردات پر پہونچکر تحقیقات حسب ضابطہ کی اور موقع کو دیکھنے سے معلوم ہوا - بالا واقعہ مدعی کا بہت نقصان ہوا اسکی تمام کھیت کاشت شدہ کی مویشیوں نے اجاڑ دئیں آسمیں ثابت ہوا کہ لالا رام رتن مدعا علیہ نہایت شریر اور سرکش ہے اور مدعی کا کوئی قصور نہیں ہے -

العبد

کالی چرن سب انسپکٹر

اظہار رام بخش مدعی عدالت کے سامنے

عدالت - تیرا نام کیا ہے - رام بخش باپ کا نام - رام سنگھ - عمر ۴۵ سال پیشہ - کاشتکاری -

اس قسم کھا کی کیا و جہ - حضور میں کھیت پر رکھوالی کر رہا تھا کہ کل پر روز رام رتن اہیر اپنی تمام مویشیوں کو لیکر میرے کھیت کے سے نکلا اور اسکے بیلون نے میرے تمام کھیت کو کھالیا اور کچھ خراب کر دیا - غرضکہ میرا تمام کھیت اجاڑ دیا تب میں نے روکا کہ تم ہمیشہ بلا وجہ مویشیاں اس طرف کیون لاتے ہو تم دوسری طرف جبکہ راستہ سیدھے ہمیشہ جاتے تھے کیون نہین گئے یہ بات سنتے ہی

غلام رتی نے مجھکو گالیاں دیں اور بہ زبردستی و سرکشی میرے ساتھ مارپیٹ کی۔

چنانچہ مدعا علیہ نے ایک لاٹھی اس زور سے ماری کہ جسکی چوٹ سے میرا دا ہنا ہاتھ اوتر گیا یہ معاملہ دیکھکر کاشتکار اپنے غلام دین اور مراد اپنے اپنے کھیتوں رکھوالی کو رہے تھے دوڑ آئے اور مجھکو انکے ہاتھ سے بمشکل تمام چھڑایا حضور اگر مجھکو وے دونوں آکر نہ چھڑاتے تو مدعا علیہ مجھکو سخت مارتا۔ اور از رو زبردستی کہا ہم اس لئے سے اپنی تسلی پا کر ینگے۔ العبد غلام بخش کاشتکار

نقل سمن واسطے حاضری مدعا علیہ جاضری مدعا علیہ کیلئے عدالت سے جاری ہوا

اجلاس صاحب مجسٹریٹ بہادر

سمی غلام بخش کاشتکار مدعی

بنام

غلام رتی اہیر ولد رام سنگہ مدعا علیہ

دعویٰ مارپیٹ و نقصان رسانی

جبکہ مدعی حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۶ تعزیرات ہند دعویٰ مارپیٹ و نقصان رسانی کا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ بیستی منذرجہ سمن ہذا حاضر عدالت ہوکر جوابدہی کرو۔

دستخط صاحب مجسٹریٹ بہادر بخط انگریزی

مہر عدالت

ضمانت واسطے حاضر ہونے کے عدالت مجسٹریٹ میں اور نیز عدالت سشن اگر ضرورت ہو طلب ہونے پر بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہوں کہ اس بات پر ہر روز دوران تحقیقات ابتدائی جرم مذکور کی بابت جو عمل میں آئے مجسٹریٹ مذکور کی عدالت میں حاضر رہوں گا اور اگر وہ مقدمہ تجویز کے لئے عدالت سشن میں کمیٹ کیا جائے تو عدالت مذکور میں بغرض جوابدہی الزام جو مجھ پر لگایا گیا ہے موجود اور حاضر رہوں گا۔ اگر حاضر ہونے میں قصور کروں تو مبلغ ایک سو روپیہ بحق ملک معظم قیصر ہند دام اقبالہ کو بطور تاوان ادا کروں گا۔ موٴرخہ ۵ جون ۱۹۳۷ء دستخط ملزم از خود یا بقلم خود

فرد قرار داد جرم

چونکہ بیان الٰہی بخش مدعی اور اظہار گواہان مدعی سے بخوبی ثابت ہے کہ ملزم نے دانستہ مدعی کو تہدید کی اور بلا وجہ نقصان کیا جس کا ثبوت بابت نقصان رسانی کے خود مدعا علیہ کے اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ سخت شریر اور فسادی ہے۔

حکم حاکم عدالت

حسب ضابطہ بابت جرم دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے مبلغ پچاس روپیہ جرمانہ و شش ماہ قید سخت اور در صورت ادا نہ ہونے زر جرمانہ کے تین ماہ قید اضافہ کی جاوے۔

دستخط حاکم

موٴرخہ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

باب نہم

تنقیدی مضامین

موازنہ اشعار

شائقین ادب کے لئے ہم یہاں مختصر اشعار کا موازنہ درج کرتے ہیں اور اس مضمون کو دو حصوں پر تقسیم کرتے ہیں اولاً غالب اور ذوق کے ہم مضمون اشعار کا موازنہ ثانیاً انیس اور دبیر کے بعض اشعار کا موازنہ

۱۔ مرزا غالب

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا ÷ باندھ شہزادہ جواں بخت کے سر پر سہرا

۲۔ ذوق

اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر سہرا ÷ آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا

موازنہ نمبر ا میں ابتدا و تمہید اقتضائے مقام کے خلاف ہے نمبر ۲ میں بلاغت کی شان ترکیب کی برجستگی مبارکباد اور تخاطب جو اس مضمون کے شایان ہے موجود ہیں۔ اول مصرعہ نہایت مشہور ہے

۳۔ غالب

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرف کلاہ ÷ مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا

اور نہایت ہی مصنوعی ہے عـ۱۱ کے قوافی عـ۱۲ کے الفاظ میں جو بے لطفی اور ثقل ہے وہ اہل حق پر ظاہر ہے۔

ب - دبیر عـ۱ کس نے نہ دی انگوٹھی رکوع و سجود میں

انیس عـ۲ سائل کو کس نے دی ہے انگوٹھی نماز میں

موازنہ ہر دو مصرعوں میں حضرت علی علیہ السلام کی ذات کی فیاضی ہے لیکن نمبر ۱ کا استفہام اقراری بے محل سا ہے اور نمبر ۲ کا استفہام مقتضائے مقام کے خلاف ہے ثانیاً نمبر ۲ میں نماز کا لفظ بہ نسبت رکوع و سجود کے زیادہ مختصر ہے ثالثاً نمبر ۲ میں مفعول کا اظہار ہے یعنی سائل نمبر ۱ میں ابہام خلاف ہے اور بے محل۔

دبیر عـ۳ آنکھوں میں پھرا اور نہ مردم کو خبر ہو

انیس عـ۴ آنکھوں میں یوں پھرا کہ شرر کو خبر نہ ہو

موازنہ عـ۳ میں مبالغہ در مبالغہ ہے اور شرر درحقیقت ان ہی پر ہے لیکن عـ۴ میں یہ بات نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شرر باخبر نہ ہو ثانیاً یوں کے لفظ جو بیان شے کی کیفیت کا اور تعمیم کرتا ہے اور یہ بات وہاں نہیں ہے۔

دبیر عـ۵ رویا میں جو حسین کو رویا ہی کرتے ہیں

انیس عـ۶ حسرت ہے اس خواب میں رویا کیجیے

موازنہ ۵ جملہ فعلیہ ہے اور ۴ جملہ اسمیہ اور علم معانی کی رو سے جیسا کہ طے ہو چکا ہے جملہ اسمیہ
میں یہ کیفیت فعلیہ سے بلحاظ دوام و ثبات بدرجہ اتم ہوتی ہے۔ ثانیاً خواب کا لفظ جو
نمبر ۶ میں ہے رویا سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ سبھی عربی رویا (عربی) اور رویا (ہندی)
میں ثقالت ہے جس سے کچھ خوبصورتی پیدا ہو۔ عدم توالد اور عدم تناسب الفاظ وغیرہ سے
گویا ثقل تنافر پیدا ہو جاتا ہے۔ ثالثاً حسرت کا لفظ جو ۹ میں ہے مضمون کا حسن دوبالا کرتا ہے

دیر ۷ جیسے مکان سے زلزلہ میں صاحب مکان

ذیل ۸ جیسے کوئی بھونچال میں گھر چھوڑ کے بھاگے۔

موازنہ ۸ میں زیادہ روانی اور انسجام ہے اور ثانیاً اس میں فلسفہ زبان ایک مہتم
بالشان قاعدہ پر عمل ہے اور وہ یہ ہے کہ صوری حالت کی تصویر اصوات
حروف سے کھینچ گئی ہے یعنی بھونچال۔ گھر۔ چھوڑ۔ بھاگے میں جو خاص
آوازیں پیدا ہوتی ہیں وہ وضع کی اس خاص حیثیت کا کہ مضمون کھینچے موقع پیش
کرتی ہیں۔ ثانیاً ۸ میں ایک ایک جملہ ہے جملے ادا کرنے کو موجود ہیں۔
برخلاف اس کے ۷ میں نقل زلزلہ ہے اور گھر چھوڑ کے پر زور اور بامعنی
الفاظ بھی مفقود ہے۔

پرندوں کی کمیٹی

جب ہُدہُد سبا کی شہزادی بلقیس کے پاس حضرت سلیمان کا پیغام لیکر چلا تو اُس روز صبح کے وقت اُس کا گذر مشہور باغ ارم پر سے ہوا۔ سہانا وقت پیروں میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ہُدہُد آسمان پر اٹکھیلیاں کرتا ہوا اڑا جا رہا تھا۔ رنگ برنگ خوشنما پھول جنہوں نے ہوا کو کوسوں تک معطر کر رکھا تھا باغ میں کھلے ہوئے تھے۔ یہ بہار دیکھکر ہُدہُد کا جی للچایا۔ ٹھٹکا اور پھر پھراتا ہوا نیچے اترا۔ وسط باغ میں ایک خوشنما چشمہ بہہ رہا تھا جس کے اندر بُری بُری تتلیاں درختوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ کنارے پر نرگس یاسمین کے پھول جھک جھک کر پانی کو سجدہ کر رہے تھے۔ دیکھتا کیا ہے کہ چاروں طرف درختوں پر خوش الحان پرندے جن کو قدرت نے میٹھی اور سریلی آوازیں عطا کی تھیں گم سم بیٹھے ہیں۔ ہُدہُد کی صورت دیکھتے ہی پرندے استقبال کو آئے۔ اور اظہار خوشی کے واسطے گیت گانے شروع کر دئے۔ چونکہ ارم کے تمام جانور عرصہ سے سوگ میں گوشہ نشین تھے آج پرندوں کے خلاف عادت صدا سنکر سب کے سب درختوں سے اس پاس جمع ہو گئے۔ شکریہ ختم ہو چکا۔ تو طوطی ہزار داستان اُٹھ کر اُٹھا اور اس طرح عرض کیا۔

میں تمام پرندوں کی طرف سے وکیل ہو کر آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں۔
آپ ہمارے سرتاج ہیں ہماری حمایت کیجئے۔ سیاہ لڑکیاں ہماری جانی دشمن ہیں
ہم آزادانہ ہوا میں سیر کرتے ہیں۔ اڑتے ہیں پھرتے ہیں مگر وہ ہمکو گرفتار کرکے طرح طرح
کی تکلیفیں دیتی ہیں۔ اسی رنج و غم میں ہم نے گوشہ نشینی اختیار کی اور یہ عہد
کر لیا کہ کبھی ایک لفظ زبان سے نہ نکالیں گے اور نغمہ شیریں جو ہم پر یہ تمام
آفتیں لاتا ہے اس سے بالکل قطع تعلق کر لیں گے۔

جب طوطی اپنی مصیبت کا حال بیان کر چکی تو ایک جو ہاتھ جوڑ کر ٹڈا سامنے
آیا سر جھکا کر سلام کیا اور یوں عرض کرنے لگا۔ وزیر اعظم آج ہفتہ بھر ہوا
کہ درخت کے پتوں سے چھپا ہوا نکلا ہوں کہ جمعرات کو میری ماں کی
بہن کا چالیسواں ہے رشتہ داروں اور ایک معزز عہدہ دار منغیر کی بہن گلگشت
کو آئی۔ میرا مرحوم بھائی ٹوس کی ایک پتہ پر بیٹھا صبح کی ٹھنڈی ہوا کھا
رہا تھا۔ اور اب جو صبر ہوتی اس جا رہا تھا اس سنگدل منغیر کی
نے یکایک ٹانگیں توڑیں پر نوچے اور پاؤں سے مسل کر چلتی ہوئی ڈھنڈ
لو بہت سے جانور یاری یاری اٹھے اور اپنی اپنی تمام کہانی اول سے
آخر تک دہرائی ہد ہد صاحب اپنے زبانوں کی مصیبت سنکر ہمدردی

پیدا ہوئی اور مخاطب ہو کر بولا۔ میں ہر طرح سے تمہاری مدد کو تیار ہوں۔ آؤ میرے ساتھ شہزادی کے دربار میں چلو۔ اسکے بعد ہدہد پر تولکر اُڑا۔ اور اسکے پیچھے پیچھے تمام فوج روانہ ہوئی۔ جب یہ لشکر سبا کے قریب پہنچا۔ تو زمین نے آفتاب کو لات کے پردے میں چھپا دیا تھا درختوں پر ان سب نے بسیرا لیا اور صبح ہوتے ہی شہر میں داخل ہوئے۔

بلقیس کا دربار

(۲)

شہزادی بلقیس کا دربار گرم تھا امراء وزراء اپنی اپنی نشستوں پر مودب بیٹھے تھے گویا فریادیوں کی کثرت سے دیوان عام پٹا پڑا تھا مگر شہزادی کے رعب سے سناٹا چھایا ہوا تھا پرندوں کے جم غفیر نے دن کے لات اور رخ آسمانی کو اندھیرا کیے کر دیا۔ بلقیس نے ہاتھ اوٹھا کر دیکھا تو سب سے آگے ہدہد اور پیچھے پیچھے تمام قافلہ۔ شہزادی کی آنکھ اٹھاتے ہی ہدہد نیچے اترا زمین بوس ہو کر فرض منصبی ادا کیا اس قافلہ کے آنے کی وجہ بیان کی؟ شہزادی کی اجازت پر جانوروں نے اس طرح اپنی حالت زار شروع کی ہماری حمد العزیز شہزادی! ہم روز اول سے ظلم و ستم سہتے آئے ہیں مظلوم ہیں دکھی ہو کر

دم فرما! اُس کی دربار میں حاضر ہوئے ہیں ہماری فریاد سُن اور ہمارا فیصلہ کر تیرے انصاف کا
ڈنکا چاروں طرف بج رہا ہے دور دور سے لوگ تیرے حضور میں آئے ہیں اور جلا پاتے ہیں یہ اعلیٰ نظام
ہے جس طرح سنتے ہیں کہ ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ مگر تیرے تمام رعیت میں سے ایک ہم
ہی بدنصیب ہیں جن پر دنیا بھر کا ظلم ہم پر ہوتا ہے اور ہم زبان نہیں ہلا سکتے۔ شہزادے معاف
کیجو تیرے اس دور حکومت ہمارے واسطے قیامت ہو گیا۔ گو ہم پرند سہی مگر مخلوق
ہونے کے اعتبار سے تیرے برابر ہیں۔ ہمارے جسم میں بھی روح ہے اور تکلیف کا احساس ہم
بھی ویسا ہی ہے جیسا تیری اور رعیت میں۔ افسوس! دُہائی سنکر ہم نے
اپنے وطن عزیز اقارب سب چھوڑ کر اور تیری سلطنت میں آباد ہوئے مگر ہم
مچھی بھر ہیں اس سزا کے مستوجب اور ایسی بے رحمی کے قابل نہ تھے جو تیری حکومت
میں آ کر بھگتی۔ تیرے سپاہی کی لڑکیاں۔ ہمارے جانی دشمن ثابت ہوئیں۔ اُنکو ہماری
پیاری جانوں کی ذرا پروا نہیں۔ ہمکو قید کریں۔ ہمارے پر نوچیں بھوکا رکھیں پیاسا
ماریں اور اُنکا پیر سیل تک نہ آئے! اے شہزادے ہم تیرے دیس میں آ کر لٹ
گئے۔ تیری بے رحم رعیت نے ہمارے کلیجے کے ٹکڑے ہم سے جدا کئے۔ شہزادی
ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہم سے چھین لئے جائیں۔
آہ شہزادے! کیا تیرے نزدیک جانور فضول چیز بدترین مخلوق ہیں نکمے

مشکور ہے اور ہماری دلی آرزو یہی ہے کہ مشرق سے مغرب تک تیرا راج ہو دنیا میں پھولے پھلے اتیان زبان کے ثمر سے میں اور لطیفہ سکندر رہے!

شہزادی محترمہ! ہماری نادار حالتوں پر رحم کر شفقت کی نظر دیکھ اور انصاف کا نمونہ سیکھ ورنہ ہم جانوروں کی بات لکھ دے اگر ہمارا اتنا بددعا کر بیٹھے تو الم تیرے اوپر کے دروازے ہم جیسے اگر ہم اور تو دونوں برابر ہیں بلقیس بے زبانوں کا صبر خالی نہ جائیگا شہزادی الفت سے کام لے اور صفحۂ تاریخ پر ایسی یادگار چھوڑ کہ ہماری اور تیری آنے والی نسلیں ہمیشہ بھلائی سے یاد کریں۔

مغیرہ کا گھر

(۳)

کوفہ کی وضع پر ایک چھوٹی خوبصورت سی مکان ہے جس کے ساتھ ایک خوشنما باغیچہ لگا ہوا ہے مغیرہ اور اس کا خاوند دونوں میاں بیوی بیٹھے ہیں گیارہ بارہ برس کی دو لڑکے کھیل رہے ہیں اور ایک دودھ پیتا بچہ ہنگوڑے میں پڑا جھول رہا ہے اور تیرہ کی دو لڑکیاں جو دس بارہ برس سے زیادہ کی نہ ہونگی گھر کے کام دھندوں میں مصروف ہیں چھوٹی لڑکی ماں کے حکم سے ایک پانی کا بھرا ہوا گھڑا اٹھا کر لائی بیچ میں پڑا تھا کو نہ اٹھو لگی برابر

مین رکھی تھی صراحی اسی جگہ پر مغیر کے جانے کے لیے سید رحیم کا ماشاءاللہ کچھ برا نام بھی ساتھا بیٹی کی
چیونٹی پیچھے زبانوں کا متوجہ نہ ہوئی ہاں صراحی ٹوٹنے کا رنج ہوا اور یہ بھی وجہ تھی کہ اس نے بیٹی کی
اندھی اور دھندلی بیدل باتیں سن ڈالیں دائیں طرف کمرے میں ایک طوطے کا پنجرہ رکھا تھا
بائیں طرف کبوتروں کی کابک صحن میں مرغیاں ٹہلتی پھر رہی ہیں۔ کھانے کا وقت آیا پہلے
مرد کھانا کھانے بیٹھے رحیم بھی آم لائے تھے دس آم تراش کر مغیر کے سامنے میاں نے اور بچوں
کے آگے رکھے اس کے بعد دونوں لڑکیوں کو لیکن آپ کھانا کھانے بیٹھیں ایسا کیا دو آم
دو بیٹیاں چار چار بھانکیں فی کس پڑیں!

شام کے وقت لڑکے کھیل کود میں مصروف ہوئے لڑکیاں کھانے رندھے حقی میں پنجرے میں بے
طوطے نے کہا ہو دیر مٹھو بیٹے کو روٹی دو مغیر کے دوسرے کاموں میں الجھی محو تھی کہ دیر تک
نہیں چھوٹی لڑکی بیچاری کسی ضرورت سے ادھر نکلی تو دیکھتی کیا ہے دونوں کلیاں سوکھی
پڑی ہیں دانہ نہ پانی ہے اور اُن بیٹھے اونگھ رہی ہیں۔ کابک کی طرف جا کر دیکھا تو آج کب
کبوتر بھی کھولنا بھول گئے بیچارے سادل ہے بے زبان جانوروں کو صاف دیکھا گیا لڑکی ان
جانوروں کو دانہ پانی ڈال رہی تھی اتنے میں گود کا بچہ روتا ہوا اٹھا اور مغیر کے سب کاموں
کو چھوڑ چھاڑ اس کی طرف متوجہ ہوئی بہتیرا بہلایا مگر اس کو کچھ ایسی ضد آ گئی کہ کسی
طرح چپ نہ ہوا آخر تنگ آ کر دھیں لگائیں یہ دیکھ کر اتفاق سے سامنے موکھے میں چڑیا انڈے بچے کو بھرا

رہی تھی ماں تاد ماری دور دراز سے ہم چار دانے چرا چھپا چگ کر آتی اور بچہ کے پیٹ میں ٹھکل دیتی تھی مغیرہ کے نے بچے کو بہلانے کو ایک یہی ذریعہ سوچا چڑیا دانوں کے تلاش میں ادھر گئی مغیرہ نے بچہ اتار اپنے بچے کے ہاتھ میں دیدیا۔ ہا! میاں کے ہاتھ میں چڑیا کی غریب چڑیا پلٹی تو بچہ ندارد چیں چیں کی آواز سنکر ادھر آئی ہر چند چیخی چلائی روئی پیٹی منت کی سماجت کی مگر اب کیا بچہ ملنے والا تھا گھڑی دو گھڑی میں بھی ہوا بچہ ہم چار منٹ میں گھٹ گھٹ کر مر گیا۔

اتنے میں مغیرہ کا خاوند باہر سے ایک حکم نامہ لکھا آیا جس میں جو نوں میاں بیوی کو سزا دی بلقیس نے یہ ہدایت کی تھی۔

سنا ہے کہ بے زبانوں پر تمہارے ظلم حد سے زیادہ گذر گئے اب بھی احتیاط کرو کچھ نہیں گیا چند روز کے زندگی کے واسطے دین و دنیا غارت نہ کرو تمہاری سب خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں اور برابر پہنچیں گی جس وقت ہم نے تم کو سزا دینی شروع کی تو کچھ نہ ہو سکیگا۔

چپ کی داد

(۴)

ماہ محرم کی اکیسویں تاریخ مغیرہ کے واسطے قیامت تھی دودھ پیتا بچہ لات کو

بھلا چنگا لے کر سوئی صبح کے وقت بخار میں ہل ہل جاتا تھا جنید دوائیاں دیں اور ڈھونڈھ ڈھونڈھ لائیں مگر لمحہ بلمحہ اور ساعت بساعت بچے کی حالت ابتر ہوتی گئی دوپہر سے پہلے پہلے برس سوا برس کا کھیلتا مالتا بچہ ہاتوں میں آگیا دنیا بھر کے جتن کر ڈالے مگر ٹوٹی کو بوٹی کہاں بخار بخار کے ساتھ سانس اور سانس بیہوشی کلیجہ پر چھریاں چل رہی تھیں بچے کو جو دوا دی اور نکل گیا کلیجہ سے لگائے بیٹھی تھی اور گڑگڑا گڑگڑا کر تندرستی کی دعائیں مانگ رہی تھی دفعۃً بچہ کلبلایا میاں میاں کہہ کر چمکارتی تھی بچہ کو ایک ہچکی آئی ہاتھ پاؤں کا تننے اور تڑپ تڑپ کر معیر کے ہاتھوں میں سرد ہو گیا۔

ہوا مارے گورا چٹا گلگتھنا سا بچہ جسکو دیکھ کر غیروں کو پیار آتا تھا جنید گھٹنوں میں معیر کی بدنصیب کی گود ہمیشہ کے واسطے سنسان کر گیا دیوانہ وار چاروں طرف بھرتی ننھی ننھی جوتیاں منّے منّے کھلونے اٹھاتی سر پر رکھتی آنکھوں سے لگاتی اسکا ہمک کر گود میں آنا اور گلے میں ہاتھ ڈال کر لپٹنا دل سے نہ جاتا تھا پورے تیس روز اسی طرح زندگی بسر کی صفر کا دوسرا ہفتہ تھا جنید بچہ کا ہاتھ پکڑے باغ میں ٹہل رہی تھی جھٹ پٹا وقت تھا اور چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا ٹہلتے ٹہلتے گھاس کے اس قطعہ پر پہونچی جہاں وہ چھوٹا سا بچہ گھٹنوں بیٹھا کھیلتا تھا بچے کی یاد نے ایک بیچین کیا کہ

اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی تھی میں ایک حضرت خدا جانے کب سے چھپا بیٹھا
تھا بڑی لڑکے کا قدم رکھنا تھا کہ سانپ نے جو کام ہی اٹھا کر کھڑا ہوا اور پھر آگے
کو چلدیا بچہ دم زبان سے اتنی بات نکلی کہ ہائے اماں سانپ نے ڈس لیا
ماں اور وہ ماں جو اس ایک صدمہ سے نہ چھینے پائی تھی کلیجے کے ٹکڑے ہی دوڑ کر چمٹ گئی
چاہا بہت کہ بچے کو سنبھالے مگر نہ سنبھل سکا گرا اور گر تے ہی ہاتھ پاؤں پٹخنے لگا
بدنصیب ماں کی نگاہ اپنے لال کے چہرہ پر تھی بدن سُن ہو گیا تھا اور حواس
باختہ تھے بچے کا سر ماں کے زانو پر تھا کبھی اس کو دیکھتی تھی کبھی آسمان کی طرف
منہ اٹھا کر دعا مانگتی دو پانچ منٹ لگے ہونگے بچہ نے ماں کے چہرہ کی طرف آخری دفعہ حسرت
آمیز نظر ڈالی کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان نے یاری نہ دی دونوں ہاتھ اٹھا کر ماں کے
گلے میں ڈالے دو ایک ہچکی آئی اور رخصت ہوا۔

بہت دیر تک ٹکٹکی باندھے بچہ کو دیکھتی رہی جب پھر یقین ہو گیا کہ یہ بارہ
برس کی محنت چشم زدن میں برباد ہوئی اور جو بچہ ابھی ابھی انگلی پکڑے ساتھ ساتھ ٹہل
رہا تھا ہمیشہ کے واسطے سو گیا تو ایک چیخ ماری اور یہ کہتی ہوئی اٹھی۔

آہ دنیا سے ناپائیدار کلیجہ توڑ دیا

لالٹین پھر تڑپی صبح ہوتے ہی خواب میں ایک شخص کو کھڑا دیکھا جس کا نورانی چہرہ اور

رہا تھا تو تم نے محض اپنے بچے کو خوش کرنے کے واسطے اُس کی جان لی۔ کیوں نے بغیر کسی بے زبان چڑیا
کی اتنا کیا کہتی ہو گی! کیا تو اور یہ بے زبان چڑیا ایک خالق کی مخلوق نہیں اے نا کار
تو کسی ہمدردی کی مستحق نہیں یہ جو کچھ تجھ پر بیتی دنیا کا دنیا میں ہے ابھی ایک زبردست
بادشاہ کا دربار اور ایک منصف حاکم کی پیشی باقی ہے جہاں تجھ کو ان تمام بے رحمیوں
اور بے انصافیوں کا جواب دینا ہے۔

تعزیت نامہ

اپنیم! نامۂ غم ملا۔ رنج والم ہوا۔ بجز صبر کے اور کیا کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ
مرحومہ کو حظیرۂ قدس میں بمقام اعلیٰ اور درجہ بلند عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل
اور اجر جزیل۔

بھائی زیادہ غم نہ کرو۔ ایک دن آرہا ہے کہ ہم تم مرحومہ سے پھر ملیں گے اور
اس طرح کہ جدا نہ ہوں گے خدا کرے ہماری وہ ملاقات مسرت خیز ہو۔

اب ہم پر مرحومہ کا یہی حق ہے کہ ایصالِ ثواب لوجہ اللہ کریں اور محبت
و خلوص سے ہاتھ دعائے مغفرت کے لئے درگاہ ارحم الراحمین میں اٹھا لیا کریں۔

اے خدا۔ اگر "ہاں" پر تجھے اختیار ہے تو زبان پر ہمیں عطا فرما کہ بجز شکر و صبر
و استقامت آمیز گفتگو تجھ سے نہ کریں۔ یا رب اے مالک الملک! الٰہی ہم سب سے حیوڑ

مجھے قدرت سے تو دنیوی مصائب میں تسلیم و رضا پر ہمیں ثابت قدم کر دی تاکہ تیرا قہر سے بچکر موردِ الطاف و مہربن جائیں اور یہ مادی پریشانیاں اور یہ فرقت کے مصائب آئینہ عبرت بنکر روحانی مسرت اور مسرت دائمہ میں تبدیل ہو جائیں۔ آمین۔

خاک نشین - آزاد

سپاس نامہ

مصطفٰے نواز! تسلیم

آم ملے اور خوب ملے شکل و صورت کے پاکیزہ اور بو باس کے اچھے انھیں کھاتا ہوں تو محبت کا مزہ پاتا ہوں اور آپ کے یاد میں بار بار ہونٹوں سے لگاتا ہوں۔

حیرت میں ہوں اس محبت کا بدلہ کیا ہو۔ بجز ایک ہٹی کے دم سے جو آپ کے محبت کی طرح دنیوی آلودگیوں سے پاک ہو لیکن آہ کہ اس پر اپنا قبضہ ہی نہیں ہاں اب اتنا اور کرم ہو کہ میرے نا چیز تشکرات قلبی کو قبول فرما کر ممنون کیجئے۔ والسلام

بندۂ شاکر آزاد

شکایت نامہ

بندہ نواز نامہربان - تسلیم و نیاز

ہم نیاز مندوں سے مراسلت فاسد ہو گئے۔ بد قسمتی اگر محروم التفات رہا، ایک ظاہر بین خیال تھا جو مجھ سے ناراض ہیں۔ خدا کرے اس کی تعبیر الٹی ہو۔ بظاہر میری خطا کچھ نہیں۔ بجز اس کے اگر آپ کو محبت حالی دماغ میں سما رہی ہو گئی ہو باعث عتاب ہے تو اپنی اصلاح مشکل ہے اور اگر کچھ اور بات ہے تو بیان فرمائیے اور سزائے سکوت کی تاب نہیں۔ ع

یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت

مہجور و معتوب (ل)

خطبۂ وداعی

حضرات! آج ہم سب اس جلسہ میں کس لیے جمع ہیں اور غمگین حال لیکر یہاں کیوں جمع ہیں وہ کون خیال ہے جو ہمیں پریشان کر رہا ہے اور وہ کون جذبہ ہے جو ہمیں از خود رفتہ کیے دیتا ہے۔ اس لیے کہ آج ہم اپنے حقیقی مربی و مخلص سرپرست سے جو ہمارے قابل تبریک اور واجب التعظیم استاد ہیں جدا کیے جاتے ہیں۔ جن کی محبت حکمت آمیز اور جن کا غصہ حکمت آموز تھا۔

آپ ہمارے اخلاق کے مصلح اور قوت حافظہ و مدرکہ کے محافظ و معاون تھے آپ کا لطف و تبسم بہار شگفتہ کی طرح دلوں کو شگفتہ کر دیتا تھا اور آپ کا معنی خیز عتاب

ہماری سرکشی کی سرکوبی کرتا تھا۔ علم و اخلاق کے دفتر کے دفتر آپ کے الفاظ
گفتار میں مضمر تھے اور فنون کے دریے دشوار گذار مرحلے آپ کی لطیف آمیز تقریر سے
طے ہو جاتے تھے۔

بار بار ہم نے تعلیمی اور اخلاقی باب میں پریشان رکھا ہے اور علم کے پتلے ہم شرمندہ
ہیں، ہم آپ کے احسانات کا شکریہ قولاً و عملاً کسی طرح ادا نہیں کر سکتے۔ ہماری آخری
درخواست یہ ہے کہ آپ ہماری بے ادبیوں کو معاف کریں اور ہمیں اپنی دعا سے جدا نہ ہونے
دیں۔ ع بسلامت روی و باز آئی۔

ہم ہیں آپ کے حلقہ بگوش شاگرد
طلبائے مدرسہ غالیہ برطانیہ اٹیہ

خطبۂ وداعی کا جواب

پیارے بچو اور ہونہار لڑکو!

تمہارے مودبانہ جذبات اور محبانہ احساسات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تم نے
میری بہت عزت افزائی کی۔ میری خوشی و ناخوشی کا خیال رکھا۔ بیشک تمہاری محبت کا
قلب پر اثر پایا ہوں۔ میں روحانی طور پر تم سے ہرگز جدا نہیں ہو سکتا۔ جب کبھی کسی جگہ
بچوں کو مدرسہ جاتا ہوا دیکھوں گا تو تمہارا خیال میرے دل میں تمہاری یاد دلائے گا

میں دین و دنیا کی کامیابی کے گر مضمر ہیں۔ تمہارا نتیجہ اور نام دیکھنے کا مشتاق
رہوں گا۔ میری خواہش رہے گی کہ تم کو علم میں غزالی، اخلاق میں جنید اور زور دستی
میں رستم دیکھوں۔ تم سے ریاضی کے باکمال اور سائنس کے نجیب ہونے کی بجائے
انگریزی اور عربی کے فصیح ہونے کی آس۔ شوق علم کا رہبر اور محنت کا انجام
لازمی کامیابی اور شاندار کامیابی اور دین و دنیا کی عزت نیک چلنی
اور محض نیک چلنی کا ثمرہ ہے ع آتا کی یہی ہے صدا آگے بڑھ چلو

شعرا اور ان کے خصائص کلام

سودا۔ قصیدے کے گویا بادشاہ ہیں۔ ہجوگوئی میں مشاق ہیں۔ سنگلاخ زمینیں
ان کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ اور شوکت الفاظ بھی ہے جو قصیدے گوئی کا جوہر
ہے برخلاف اس کے۔

میر تقی:۔ تغزل کے مالک ہیں۔ ان کا کلام نہایت درد بھرا ہے۔ نرمی و لطافت
الفاظ جو غزل کا زیور ہے ان کے یہاں بکثرت ہے۔ میر اور سودا کے کلام میں اک
ادا کا فرق ہے۔ سودا:

دوزخ مجھے قبول ہے اے منکر و نکیر لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا

میر: اب دماغ کہاں کسو زندگانی کا جو کوئی دم ہے تو افسوس ہے جوانی کا

تم کو نہ راس شرم سے ہو مجھکو لکھوں ضبط
الفت وہ راز ہے کہ چھپایا نہ جائیگا

ابھ اخلاقی شاعری کی طرف متوجہ ہوئے ہیں

بنتے ہیں غیر اپنے ہوتے ہیں رام وحشی
الفت ہے جو جہاں میں کیا حکمرانیاں ہیں

مولانا اکبر کے کلام میں عجیب و غریب قافیہ پائے جاتے ہیں جنکا خوبی سے استعمال کرجانا آپ ہی کا حصہ تھا بذلہ سنجی ظرافت شوخی شگفتگی اور مضمون آفرینی جابجا ہے سوشل اور مورل شاعری کے امام ہیں جدید روشنی یا دور حاضر پر خوب نکتہ چینی کرتے ہیں ان کی شاعری پر احسن الشعر اصدقہ مثلاً صادق آتا ہے

الہ آباد شکر کرے کہ الہ آبادی اکبر ہے
اردو انسے شاکر ہیں انکی مہربانیاں ہیں

شیخ صاحب برہمن لاکھ بنیں دیوتا
بے بھجن گائے تو مندر سے ٹکا ملتا نہیں

وله
کبھی جو آتا ہے ذکر مذہب تو آپ ہوتے ہیں صاف منکر

ایضاً
خدا کی ہستی جو دیکھتا ہوں تو یقین رخصت گمان باقی

تعجب آتا ہے طفل دل پر کہ ہو گیا مست نظم اکبر
ابھی تو ڈالی ہی تک پہنچے ہیں بہت سے ہیں امتحان باقی

اٹک اٹک اسی روش پہ ہے اکبر مست و بیخود
کہہ دے کوئی عزیز من فصل بہار ہو چکی

چکبست — ان کے کلام میں جذبات محبت و حب وطن کا فوٹو اور مناظر

قدرت کی تصویروں میں فلسفہ کی جھلک بھی کہیں کہیں خوب ہے ۔

اجل کی نیند میں بھی خواب ہستی گر نظر آیا ؛ تو میں سمجھا کہ ہنگامے ابھی جینے سے رہا تا

وله

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب ؛ موت کیا ہے انہیں اجزا کا پریشاں ہونا

وله

دفتر حسن پہ مہر ید قدرت سمجھو ؛ پھول کا خاک کے تودے سے نمایاں ہونا

باغباں نے یہ انوکھا ستم ایجاد کیا ؛ آشیاں پھونک کے بانی کو بہت یاد کیا

لذت درد دم معراج دکھانے کے لئے ؛ مجھکو بسمل تجھے اللہ نے صیاد کیا

کیا خوب کہا ہے ۔

مے کے قطرے کیا تھے جتنے خم میں تھے ساغر میں تھے

میرے ہونٹوں تک پہونچنا تھا کہ طوفاں ہو گئے

اقبال — دور جدید کے سب سے بڑے شاعر ہیں کلام میں درد و جدت فلسفہ و اخلاق حب قوم و وطن جا بجا نمایاں ہے اسلوب بیان میں غالب کا رنگ غالب ہے ۔

حسن ازل کی پیدا ہر چیز میں جھلک ہے ؛ انساں میں وہ سخن ہے غنچے میں وہ چٹک ہے

یہ چاند آسماں کا شاعر کا دل ہے گویا ؛ واں چاندنی ہے جو کچھ یاں درد کی کسک ہے

انداز گفتگو نے دھوکے دئے ہیں ورنہ ؛ نغمہ ہے بوئے بلبل بو پھول کی چہک ہے

وله

وداع غنچہ میں ہے راز آفرینش گل ؛ عدم عدم ہے کہ آئینہ دار ہستی ہے

ع۔ تو اور ایک وہ ناشنیدن کہ کیا کہوں۔

(ب) تصوف سے

ہرچند سبک دست ہوئے بت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگِ گراں اور

بیشک فنائے نفس ہی ہے بغیر حصولِ مطلوب معانی کیں قدمائیں تحقیق سمجھے

ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود
قبلے کو اہلِ نظر قبلہ نما کہتے ہیں

(ج) ۱۔ فلسفہ سے

میری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولیٰ برقِ خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا

(ہر شے کا جواب اسکے عدم کا سبب ہے) ۲ سے

ضعف سے گریہ مبدل بہ دمِ سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

مضمون کو کس خوبی سے سائنس کی روشنی میں جلوہ گر کیا ہے۔

(د) اخلاق سے۔

نہ کہو گر برا کرے کوئی
نہ سنو گر برا کہے کوئی

روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

(ہ) عاشقانہ سے۔

ہے بسکہ ہر اک انکے اشارے میں نشاں اور
کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھینگے مری بات — دے اور دل انکو جو نہ دے مجھکو زباں اور

(و) رندانہ اور خمریات سے

قرض کی پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہاں — رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

صرف بہائے مے ہوئے آلات میکشی — تھے یہی دو حساب سو یوں پاک ہو گئے

(ز) شوخی سے

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد — یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

آتا ہے داغ حسرت دل کا شمار یاد — مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

(ح) بلاغت سے

نفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم — گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

(ط) سہل ممتنع سے

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق — وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

دیکھئے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض — اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

(ی) جدت تشبیہ سے -

تجھ سے قسمت میں مری صورت قفل ابجد — تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

( ) ندرت تشبیہ سے

غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج — شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

ہستی کو شمع سے تشبیہ دینا کس قدر طبعی تحقیقات سے مطابق ہے۔

(ل) شگفتگی استعارہ سے

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا — بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا

(م) معنی در معنی سے۔

کون ہوتا ہے حریفِ مےِ مرد افگنِ عشق — ہے مکرر لبِ ساقی پہ صلا میرے بعد

ساقی اولاً سوالیہ ثانیاً حسرت آمیز لہجہ میں کہتا ہے۔

(ن) دقت پسندی سے

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا — کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

کاو کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ — صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

(س) جدت ادا سے

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں — شبِ فراق سے روزِ جزا زیاد نہیں

رات کو مے پئے ہوئے ساتھ رقیب کو لئے — آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ خدا کرے کہ یوں

(ع) رشک سے۔

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہم سفر غالب — وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے

جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار ۔ اے کاش جانتا نہ تری رہگذر کو میں

وله دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے ۔ میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

غالب تلاش یار میں سرگرم ہیں لیکن رشک کے مارے غیروں کے سامنے عشق کا نام لینا نہیں چاہتے لہذا کہتے ہیں ع

ہائے الٹے تو چھپتا ہوں لیے کدھر کو جاؤں میں

رحم کی عدالت میں بے زبانوں کا استغاثہ

ایک شب کو میں حیوانات کے ساتھ حضرت انسان کے سلوک پر غور کر رہا تھا اور مختلف اقوال و افعال کے موازنہ میں غرق تھا کہ خواب کی حالت میں قوت متخیلہ نے ان تمام امور کو مجسم کر دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عالیشان عمارت ہے جس کی چمک دمک آفتاب کی آنکھ مارتی ہے اور جس کی بلند برجیاں آسمان کو لپیٹ رہی ہیں۔ صدر دروازہ پر بخط طغرا یہ الفاظ منقوش ہیں۔

بارگاہ رحم

کارفرمایان کے جسم ظاہر سے پنہاں ہیں۔ لیکن تحریر قلم اور آواز تقریر و خطابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام امور علیٰ وجہ الکمال انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ میں ششدر کھڑا تھا دیکھا کہ ایک جانب سے جانوروں کی فوج چلی آتی ہے سیکڑوں طیور اڑ رہے ہیں۔ مچھر مکھیاں

جگنو بھی انکے ساتھ ہیں بھینس بکری گھوڑا گدھا - ہرن - کتا - شیر - چوہے
چیونٹیاں سب ہمراہ ہیں - بندر - اونٹ گائے اور بہت سے ایسے جانور
جنکے نام سے ہم واقف نہیں چلے آرہے ہیں -
یا اللہ یہ کیا قصہ ہے کیا جہان میں حشر برپا ہے یکایک دیکھتا ہوں سرکار کو دیکھا جو
سرکار پر یہ آواز آنے لگیں میں نے بڑھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انسان پر استغاثہ
کرنے آئے ہیں - قبہ نور سے ایک شخص نورانی لباس میں نکلا جنہوں نے ان سے کہا کہ
اپنا استغاثہ لکھاؤ چنانچہ یہ مضمون معرض تحریر میں آیا -

حیوانات مطلق باشندگان بنام انواع حیوانات ناطق بنی آدم خلیفۃ اللہ
ساکنان ربع مسکون مدعا علیہم
بر و بحر مدعیین

جرائم مختلفہ - دفعات مختلفہ - تعزیرات اخلاق تدارک
حسب لوائح عام الصلاۃ

عرض ہے کہ حیوانات ناطق ہم پر بہت سے مظالم ہیں جس سے ہم تنگ
آگئے ہیں ایک دو ہوں تو حضور کی سمع خراشی کریں
قتل عمد - سرقہ - خیانت مجرمانہ - ڈکیتی - مار پیٹ - نقصان رسانی
حبس بیجا - ازالہ حیثیت عرفی - جبر و تشدد کہاں تک گنایا جائے دکھڑا روئیں لہذا براہ عدل

اور جانوروں کے طرف لئے ہوئی نجات بھی پھرتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ میں الّو کی طرح منحوس
ہانوں۔ چوہے نے کہا کہ اپنی روٹی اور رسم الٰہی چیزوں سے میری نسل کی
پرورش کرتے ہیں اور ملاحوں نے پھیلانے کا بہتان ہے جو مجھ پر لگاتے ہیں اپنے
گناہوں پر نظر نہیں کرتے۔ چیونٹی نے کہا کہ اپنی توفیق الٰہی اور قیامت تک انتظار سے
مجھے پائمال کرتے ہیں۔ کھٹمل نے کہا کہ اگرچہ میرا ادنیٰ ہے اسیہ ہوں ناحق مجھ سے بھر
نہیں جو سکتے۔ تمازت آفتاب۔ آب حمیم اور آتش سوزاں سے
میری تعذیب کرتے ہیں۔ چڑیوں نے کہا کہ ہماری اولاد کو یا یہ لااحت سے
کہ ڈاکر لوٹ لیتے ہیں۔ اسی طرح سے کل اور بہت سے جانوروں نے اپنی
اپنی بپتا سنائی۔ عبدالرحمٰن نے ابو علیم سے جواب طلب کیا بہت سے اہل نور کے
منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں لیکن البتہ بعض بعض مقتدر افراد جواب دینے کے لئے آمادہ ہوئے مگر کہ
حضور والا جانوروں کے بیانات جو طول و طویل سے بھرے ہوئے ہیں ان میں
بعض امور تو حضور والا صحیح التسلیم ہیں جن کے ہمارے بعض بھائی مرتکب ہیں
اور بعض بعض غلط فہمیوں اور افترا پردازیاں ہیں۔ ہماری تو یہ عقیدہ ہے کہ

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است
چون بار ہمی برد عزیز است

گاوان و خران بار بردار
بہ ز آدمیان مردم آزار

جبر و تشدد۔ ازالہ حیثیت عرفی حبس بیجا۔ نقصان رسانی۔ مار پیٹ ڈکیتی سے
ہم یقیناً بیزار ہیں البتہ خیانت مجرمانہ۔ سرقہ۔ اور قتل عمد کا الزام ہم پر نہایت
بے محل ہے۔ اول الذکر تینوں جرائم ہم پر عائد نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً جبکہ خالق
کائنات نے جملہ موجودات کو ہمارے اور ہمیں اپنی محبت و معرفت کیلیے
پیدا کیا ہے۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نہ خوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری
رہا قتل اس کا جواب یہ ہے کہ قدرت نے ہمیں جو شرف عطا فرمایا اور قوت
عقلیہ کی بنا پر ہمیں یہ استحقاق دیا کہ اپنے فائدے کے لئے بعض حیوانات
کو جو مناسب ہوں ماکول اللحم قرار دیں۔ چنانچہ ہمارے دانشوروں نے بحث میں یہ نکتہ مضمر
ہے کہ ان حیوانات میں سے بعض بعض کو یونہیں کھا لیتے ہیں کیا قدرت
منشاء نہیں ہے کہ ان کا گوشت کھایا جاوے چونکہ نباتات خود بھی ہیں اس لئے
انہوں نے بھی ہماری دشمنی میں حیوانات کا ساتھ دیا۔ اور ہم پر تائید گواہی
در اول اسطے ہے معتبر نہیں۔ اگرچہ منوجی نے یہی فرمایا کہ کہا گیا ہے میں بھی
ہماری طرح جاندار ہے اور انہیں بھی ہماری طرح دکھ سکھ ہوتا ہے۔ لیکن قدرت کا یہ
منشاء ان باتوں کے ہماری خاطر جائز رکھا ہے۔ اگرچہ ہمارے مانند پانی پیتے ہیں اور

جراثیم جو پانی میں ہوتے ہیں مر جاتے ہیں۔ اور ہمارے تنفس کی راہ سیکڑوں جراثیم
داخل بدن ہو جاتے ہیں تاہم قدرت بوجہ غایت محبت ہمیں یہ سب اختیارات
دیتی ہیں۔ بادی النظر میں نقصان ہے حیوانات و نباتات کا لیکن فی الحقیقت
فائدہ ہے ان کا بھی کیونکہ انھیں بطریق اکل
شے اشرف کا جزو بدن بنا کر مرتبہ نزول سے مرتبہ عروج کو پہونچایا جاتا ہے
اور جس کیلئے ہم لوگ انھیں استعمال میں نہ لائیں تو کیا ہو وہ وبا۔ وہ سختیت
وہ قحط الرجال۔ وہ قحط اللحم اور وہ قحط الطعام ہو کہ خدا کی پناہ اور یہ بدلے
ان اگر قدرت یہ اختیارات ہمکو عطا فرماکر ظالم ٹھہراتی ہے تو ہم عرض کرتے ہیں
کہ تمام سباع اور اشیاء سمیہ کے پیدا کرنے سے بھی یہ الزام اسپر عاید ہوتا
ہے اور جب ہم علی السبیل الترقی ہم کہہ سکتے ہیں کہ فنا و ہلاک
کرنے بسبب موت طبعی بھی ایک ظلم ہے۔ ثانیاً یہ حیوانات
بھی جب قابو چلتا ہے ہمیں نہیں چھوڑتے ویدان البطن ہمارے جسموں میں
پیدا ہوکر جراثیم امراض ہمارے خون میں سرایت کرکے ہمیں ہلاک کرتے ہیں
بعض کیڑے ہمارے کتابوں کو۔ بعض ہمارے کپڑوں کو۔ بعض ہمارے مکانوں
کو برباد کرتے ہیں۔ بعض طیور ہماری فصلوں کو اجاڑتے ہیں۔ ہمارے کھیتوں پر

چھپا یا مارتے ہیں تاہم ہم ان پر کوئی نالش نہیں کرتے ۔ تو کیا اب بارگاہ
رحم میں بروئے انصاف ان کا استغاثہ ہم پر نامناسب نہیں گیا
اس سے صراحتاً ہماری حیثیت عرفی کا ازالہ نہیں ہوتا ۔ ہماری شان
انسانیت کو بٹہ نہیں لگتا ۔

یہ تقریریں ہوا کیں ۔ حتی کہ حکم ہوا کہ اچھا فلاں تاریخ حکم سنانے کیلئے مقرر کیجاتی ہے
حکم سنانے کی آواز ہی میں اسقدر گھبرایا ہوں خواب سے چونک پڑا ۔ اب دیکھتا ہوں
کہ نہ وہ عدالت ہے نہ عمارت نہ جرح و قدح نہ بحث و مباحثہ وہی میں اور
میری وہی گھڑی اندھیری رات اور بیکسی ۔

کسی شئے کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا اسی وقت ممکن ہے جب اس کی حسن و قبح سے
آگاہی ہو ۔ جو جانچ پرتال اور آزمائش سے حاصل ہوتی ہے ۔ سونے چاندی اور موتی اور جواہرات
کا کیا ذکر ہے الاف دمڑی کی ہنڈیا بھی لیتا ہے تو اسے ٹھونک بجا کر آزما لیتا ہے ۔
تجربہ کار اور ماہران فن نے اشیائے مختلفہ کی جانچ کے لئے مختلف طریقے مقرر
کئے ہیں ۔ بعض چیزیں اپنی ظاہری صورت یا خوشبو یا ذائقہ یا چھونے سے محض
حواس خمسہ ہی سے پہچان لی جاتی ہیں ۔ بعض کانٹے پر تول کر پرکھی جاتی ہیں بعض
آگ میں تپا کر یا کسی کیمیائی طریقہ سے تیزاب وغیرہ میں ڈال کر بعض سخت سخت کسوٹی

اکثر ایسی صورت حال ہوئی جس میں ایسی طرح استعداد ذہنی اور قوائے عقلیہ جانچنے کا نشان تقریر و تحریر سے ہوتی ہے جو تعلیمی دنیا میں امتحان کے نام سے مشہور ہے۔

ہر درسگاہ میں ماہواری سہ ماہی ششماہی امتحانات کا طریقہ رائج ہے یہ امتحان معلم و متعلم دونوں کے لئے مفید ہیں۔ معلم کو طلباء کی دماغی نشوونما اور ضروریات کا اندازہ ہوتا رہتا ہے اور اسی کے مطابق وہ اپنی ہدایت اور درس و تدریس میں رد و بدل کر سکتا ہے طلباء اپنی خامیوں اور کمزوریوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور اسی طرح انکے رفع کرنے میں مناسب کوشش کر سکتے ہیں۔ انکے علاوہ ایک امتحان اختتام سال پر ہوتا ہے جسکا ایک عام طریقہ ہے مدارس کی ہر جماعت کے لئے سررشتہ تعلیم نے دماغی استعداد کا ایک معیار مقرر کر رکھا ہے سالانہ امتحان کا مقصود اس امر کا اندازہ لگانا ہوتا ہے کہ طلباء کے قوائے دماغی معیار مقررہ پر پہونچ گئے یا نہیں۔ جو طالب علم اس معیار پر پورے اترتے ہیں انھیں اوپر کی جماعت میں ترقی دیجاتی ہے تاکہ وہ تعلیمی میدان میں آگے قدم بڑھا سکیں جن میں کمی پائی جاتی ہے وہ اسی جماعت میں رکھے جاتے ہیں تاکہ از سر نو کوشش کریں اور مقررہ استعداد بہم پہونچانے کے بعد آگے بڑھیں یہی غرض بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات سے بھی ہوتی ہے۔

اکثر طلباء امتحان کے متعلق ایک غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں جو جسقدر جلد رفع ہو جائے اچھا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ انکی جملہ تعلیمی مساعی کی غرض و غایت ایک امتحان ہی دوسرے درجہ میں

ترقی پانا یا یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کرنا ہی لہذا انکی نگاہ میں ما سوائے اور سالانہ امتحانات
کے کوئی وقعت اور اہمیت نہیں۔ امتحانات کے موقع پر وہ ہر طرح کی غفلت اور
لاپروائی برتتے ہیں۔ اور تمام کوشش سالانہ امتحان کے وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں
سالانہ امتحان کا زمانہ لازمی طور پر انکی سخت جد وجہد اور سرگرمی کا زمانہ ہوتا ہے
طلبا جو تمام سال خواب غفلت میں پڑے رہے ہیں اور جنہوں نے کتاب الٹ کر
نہیں دیکھی اسوقت چونک پڑتے ہیں۔ رات دن مطالعہ کتب کا مشغلہ رہتا ہے نہ کھانا
ہوش رہتا ہے نہ کسی سے بات چیت کرنے کا۔ بس وہ ہیں اور کتابیں۔ کبھی چار بجے
شام سے بیٹھے تو رات کے دو بجا دئے۔ کبھی بارہ بجے سے بیٹھے تو صبح کردی۔ بعض تو رات
رات بھر کی خبر لیتے ہیں۔ اس ادھا دھند دماغی محنت کا نتیجہ تندرستی کے لئے اچھا
نہیں ہو سکتا۔ کمزور بیمار پڑ جاتے ہیں۔ جنکے قوائے مضبوط ہیں وہ خستہ و پریشان
نظر آتے ہیں۔ اور ایسے وقت میں جبکہ تروتازگی بشاشت اور تندرستی کی بہت
زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ دماغ پراگندہ قوائے مضمحل جسم کمزور اور طبیعت
افسردہ رہتی ہے۔
طلبا کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئیے کہ جس طرح اعضائے جسمانی بتدریج نشو ونما پاتے اور
طاقت حاصل کرتے ہیں اسی طرح قوائے دماغی بھی رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوتے ہیں۔ اگر

کوئی شخص سال کے گیارہ مہینے کاہلی اور بیکاری میں بسر کرے اور ایک مہینہ دن و
رات ورزش میں مصروف رہے تو کیا اس کا لازمی نتیجہ بیماری اور اعضاء کی کمزوری
نہ ہوگا؟ پھر ہم کیونکر امید کر سکتے ہیں کہ نو مہینے غفلت میں بسر کرکے اور دماغ کو خالی
رکھ کر وہ ایک ماہ سخت دماغی ورزش کرکے استعداد معلومہ حاصل کر لیں گے
کیا قوی دماغ بجائے قوی ہونے کے اس طریقہ سے زیادہ کمزور نہ ہو جائے گا؟ ایک انگریزی ضرب
المثل ہے کہ "اگر روپیہ اور اشرفیاں بچانی ہیں تو اپنے پیسوں سے ہوشیار رہو"
تعلیمی معاملات میں بھی یہی صورت صادق آتی ہے اگر سالانہ امتحان میں
کامیابی کی آرزو اور ضرور ہونی چاہیئے تو ضرور ماہوار اور ششماہی امتحانوں کی
فکر ضروری ہے بلکہ ہر روز ہر گھنٹہ میں ایک امتحان ہوتا ہے اگر ان امتحانات
میں وہ کامیاب ہوتا ہے تو ماہوار اور سالانہ امتحانات کے لئے کسی خاص تیاری کی
ضرورت نہیں ان میں کامیابی یقینی ہے۔

المختصر بالا اوسط جس کا نتیجہ ہے کہ امتحان کے زمانہ میں بعض طلباء جائز سعی کی حدود سے
تجاوز کر کے طرح طرح کے ناجائز طریقے حصول کامیابی کے اختیار کرتے ہیں پرچہ
سوالات سے ہم پہنچانے کی فکر میں دیتا ہو خاک چھانتے پھرتے ہیں اور اپنے
والدین کی گاڑھی کمائی اور اس سے زیادہ قیمتی چیز اپنا ادب و مروت گم

وقت برباد کرتے ہیں بعض استادوں کو پرائیویٹ کرتے ہیں اور ضروری سوالات

کے لئے منت و خوشامد کرتے ہیں اگر اڑتی پڑتی کوئی خبر سن لی تو

اسکے جوابات دوسروں سے لکھوا کر حفظ کرتے ہیں بعض امتحانی

کمرہ میں خلاف دیانت جواب نقل کرنے پر آمادہ ہوتے

ہیں جس کا لازمی نتیجہ عادات و اخلاق کا خراب ہونا اور عمر عزیز کا

برباد ہونا ہے اسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ امتحان کے بعد اکثر طلباء

ممتحن صاحب کے پاس دوڑ دوڑ کر پہنچتے ہیں اور انکے کام میں

مزاحم ہوتے ہیں اگر نمبر انکے حسب منشاء نہ ملے تو بے ایمانی

بخل ظلم اور سنگدلی سے تعبیر کرتے ہیں انکے خیال صحیح

الٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور سفارش بہم پہونچاتے ہیں غرض

ہر طرح کی دوڑ دوانیاں کر کے اور پریشان ہوتے ہیں انھیں معلوم

ہونا چاہیئے کہ امتحان سے قوائے عقلیہ اور اوصاف ذہنیہ کی نشو و نما

بجائے خود مقصود نہ ہوتا ہے دماغی ورزش کا نتیجہ ہے دو چار سوالات کے

جوابات حفظ کر لینے سے نہ دماغ ترقی کر سکتا ہے نہ امتحان کی

کسوٹی پر پورا اتر سکتا ہے اگر ان ذرائع سے انھیں مدارج اعلی

میں ترقی الٹی ہو گئی تو اسکا نتیجہ اعصاب کے لئے مضرت رساں ہے کسی
کمزور شخص کے جسم پر دس من کا بوجھ لاد دیا جائے تو وہ اسکے نیچے دب کر رہ جائیگا
اور جنبش تک نہ کر سکیگا اسی طرح جو کتابیں اور مضامین دماغی استعداد سے
بالاتر ہیں ان کے مطالعے سے دماغ کو پامال کرنا ہے جیسے پیتل پر ملمع کر دو سونے
کی جگہ اگر چلا بھی دیا تو تابکے جس وقت تاؤ دیا جائے گا قلعی کھل جائیگی
بہتر یہی ہے کہ بجائے دماغ کو کمزور کرنے کے اسکی تقویت کی طرف
توجہ کی جائے اور استعداد کو مد نظر رکھنے کی کوشش کی جائے الغرض ماہرین
تعلیم موجودہ طریق امتحان کے مخالف ہیں البتہ لازمی ہے کہ یہ
امتحانات بجائے تعلیم میں محدود معاون ہونے کے قطعی مضر ثابت
ہیں جب تک حصول ڈگری کا دارومدار امتحانات میں کامیابی پر ہے
اسوقت تک لازمی طور پر معلم و متعلم دونوں ہی کے کام کا مرکز امتحانات
ہی رہیگا ہر جگہ تعلیم بجائے قوائے دماغ کی نشو و نما کے امتحانات کیلئے
ہیں اور کتب کے وہی حصے توجہ سے پڑھے جائینگے جو امتحانات میں پوچھے
جانیکے قابل ہیں جب تک ان امتحانات کا سلسلہ جاری رہیگا رٹنے کی
عادت سے رک کر بہت سے طلباء نظر بآں ایام امتحان میں سخت محنت کرتے ہیں جسکا نتیجہ

جس بات اور دماغ کی کمزوری تھی لہذا تعلیم کا اعلیٰ غرض مفقود رہے گی۔

علاوہ کے ہر طالب علم ان امتحانات سے اپنی استعداد ذہن کا صحیح اندازہ کرنا ہو تو محال

ہے اپنی کامیابی اور ناکامیابی کا دارومدار محض اتفاق پر ہے بار بار ایسا

ہوتا ہے کہ جو باتیں شب بھر پڑھ گئیں وہی صبح امتحان میں پوچھی گئیں

ایسی حالت میں ناقابل بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمام

پڑھتے رہے مگر جو باتیں امتحان میں پوچھی گئیں وہ نگاہ سے نہ گذری تھیں

لہذا وہ طالب علم جنہیں کامیاب ہونا چاہئے تھا ناکام رہے۔

مزید برآں ممتحن ہر ایک [illegible] کوئی میزان بھی نہیں جس سے تول

تول کر نمبر دیں مختلف ممتحن ایک ہی جواب پر مختلف نمبر دیں گے

خود ایک شخص مختلف اوقات میں ایک ہی جواب پر مختلف جواب

دیکھا گیا کہ ممتحن ذرا سی غلطی پر نمبر کاٹ لیتے ہیں اکثر ذرا سی بات

پر خوش ہو کر زیادہ نمبر دیدیتے ہیں کہیں دو چار نمبر کی کمی بیشی کچھ معنی

نہیں رکھتی اکثر ذہین اور قابل لڑکے امتحان کے وقت گھبرا جاتے ہیں یا کسی

اور سبب سے ان کا دماغ ٹھیک نہیں رہتا اور وہ صحیح جواب نہیں دے سکتے

جس کا نتیجہ ناکامیابی ہے یہی وجہ ہے امتحان ڈگری حاصل کر لینے کا [illegible]

استعداد اور قابلیت نہیں رکھتے جو اس ڈگری سے مقصود ہو سکتی ہے
اسی طرح اکثر نا مناسب طلباء ہر طرح ڈگری پانے میں اہل ہوتے ہیں کیا یہ
تعلیمی نقطۂ نظر سے زیادہ مفید نہ ہوگا کہ سال کا ایک قیمتی حصہ بجائے ان
لا حاصل امتحانات میں ضائع ہونے کے درس و تدریس میں صرف کیا جائے
اس میں شک نہیں کہ یہ اعتراضات قابل غور ہیں اور کسی حد تک صحیح بھی تسلیم
کئے جا سکتے ہیں معترضین کو یہ نہ بھولنا چاہیے کہ کسی طریق عمل پر
نکتہ چینی کرنا آسان ہے اور اس سے بہتر تجویز کرنا دشوار ہے حتی الامکان
کوشش یہی کی جاتی ہے کہ لیاقت و استعداد کا صحیح اندازہ کیا جائے مگر
جب تک اس امتحان کا دار و مدار انسانی دماغ پر ہے اس وقت
تک غلطی اور فروگذاشت کا ہونا صرف قرین قیاس ہی نہیں بلکہ ضروری
ہے جو ہر کتابی امتحان کا معیار ہو دیکھا جاتا ہے اور طوطے سکوں کے
ساتھ طوطے بھی چل ہی جاتے ہیں اگر ماہرین سائنس کوئی ایسا
آلہ ایجاد کر دیں جو ذہنی قابلیت اور ناقابلیت اسی صحت کے
ساتھ بتا دے جیسے آلہ مقیاس الحرارت گرمی اور سردی بتا دیتا ہے
تو شاید غلطیوں کا امکان باقی نہ رہے۔

بہرحال طلبائے سو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئیے کہ ان امتحانات میں
اتفاق کا اتنا ہی امکان ہے جتنا لاٹری کے ٹکٹ کا لاکھ ٹکٹوں میں
اپنے ٹکٹ کے برآمد ہونے کا اتنا لہذا اتفاق کے خیال کو قطعی نظر انداز
کرکے اپنی کوشش میں مصروف ہونا چاہئے دنیا دار الاسباب ہے
اچھے نتیجے کے لئے اچھے اسباب پیدا کرنا لازم ہے جنانکہ محنت
لائیگا رن ہیں کہ اگر انہوں نے باقاعدہ کوشش کی ہے تو یقیناً
کامیاب انکی ہے اگر نصیب دشمنان کے باوجود محنت و مشقت ناکامی کا
سامنا ہو تو سمجھیں کہ کچھ خامی رہ گئی اور بجائے دل شکستہ ہونے کے
صبر و استقلال کو کام میں لائیں اور کف افسوس ملنے کے بدلے کمر ہمت
باندھیں اور میدان سعی میں پھر قدم زن ہوں

کام ہمت سے جوانمرد اگر لیتا ہے　　سانپ کو مار کے گنجینۂ زر لیتا ہے

اگر وہ امتحانات میں ہمت ہار گئے تو اس بڑے امتحان میں کیا کریں گے جو انہیں
دنیا میں قدم رکھتے ہی پیش آنے والا ہے جس کے یہ امتحانات
محض پیش خیمہ ہیں یہ دنیا دار الامتحان ہے ہر شخص جو اس میں داخل ہوتا ہے
کسوٹی پر کسا جاتا ہے اور ہر شخص کو وقت پرکھتا ہے

ہماری دوست دشمن یار و اغیار نیک نفس بدکار نسل اعزا و اقربا اہل و عیال افسر و ماتحت آقا و خادم سرمایہ دار و بے نوا در ازے وطن اہل عالم سب موقع موقع سے ہمارا امتحان لیتے ہیں مدارس امتحانات میں صرف چند بار تو ہمیں امتحان دینا ہوتا ہے مگر زندگی کے امتحانات میں کہیں زیادہ دشوار مضامین ہوتے ہیں شکل و شمائل صحت و تندرستی حرکات و سکنات رفتار و گفتار آداب اخلاق عادات و خصائل عقل و شعور صفات ذہنی و اوصاف قلبی محبت و مروت اتفاق و اتحاد ہمدردی و حب وطن ایثار نفسی و خدمت خلق صبر و استقلال عزم و ہمت محنت و مشقت دیانت داری و راست بازی حقوق شناسی انصاف پسندی غرض ہر چیز پرکھی جاتی ہے اور وہی لوگ مدارج زندگی میں آگے بڑھائے جاتے ہیں جو ان امتحانوں میں پورے اترتے ہیں ہماری کامیابی و ناکامیابی ترقی و تنزلی عزت و ذلت تمول و افلاس نیک نامی و بدنامی شہرت و گمنامی جاہ و اقتدار منصب و اختیار ہمنشینی و عزلت اسانی و مشکلات اطمینان و پریشانی خوشی و رنج و راحت سب کا انحصار انہی امتحانوں پر ہے

اور حقیقت تو یوں ہے کہ ہماری حیات موت اور یہ سفر زندگی خود ایک
امتحان ہے جس پر ابدی راحت اور جاودانی خوشی کا انحصار ہے۔ خدا
ہمیں بھی اس قابل کرے کہ ہم حضرت غالب کی ہم آہنگی میں یہ کہہ سکیں
کہ:۔ نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی
امتحاں اور بھی باقی ہوں تو یہ بھی نہ سہی

1931

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

منکہ محمد یونس ولد محمد یٰسین ساکن بتنگام شہر فتحپور کا ہوں۔

جو کہ مبلغ عہ سو روپیہ یا النصف جسکے مبلغ ایکصد روپیہ ہوتے ہیں لالہ مرلی پرشاد

ولد کاشی پرساد قوم اگروال وکیل بنارس سے بہ تقرر سود آٹھ آنہ فیصدی قرض لیکر

اپنے تصرف میں لایا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ مبلغ مذکور معہ سود بشرح صدر

عرصہ ایک سال میں ادا کر دونگا اور جو روپیہ بدفعات ادا کرونگا اوسکو تمسک

ہذا کی پشت پر لکھاتا رہونگا یا بطور رسید لکھا کر دونگا اگر میعاد مذکورہ پر کل روپیہ

معہ سود ادا نہ کروں تو مہاجن مذکور کو اختیار ہے کہ اپنا زر یافتنی بذریعہ نالش عدالت

مجھسے و نیز میری جایداد منقولہ و غیر منقولہ سے وصول کر لیں مجھکو کچھ عذر

نہوگا اسلئے یہ چند کلمات بطور تمسک سادہ کے لکھدئے کہ سند رہے اور وقت

ضرورت کام آوے۔ فقط المرقوم یکم فروری سنہ 1919ء بقلم رحیم

1934

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— **10**

چاندنی رات میں تاج محل کو خاص طور سے دیکھو تو ایک نور کا قبہ
معلوم ہوتا ہے پتھر میں باریک باریک جالیاں کاٹی ہیں رنگین پتھروں
کی پھول پتیاں تراش کر سنگ مرمر کی دیواروں میں پیوست کر دی ہیں
کیسے خوش نما بیل بوٹے بنائے ہیں - کوئی سیدھی جالی جا رہی ہے کوئی بل کھاتی
ہوئی جاتی ہے - ان بیلوں میں جو پھول کلیاں لگائی ہیں کوئی کلی نیم بند
کوئی آدھ کھلی کوئی کھلا کھلایا پھول ہے ایک ایک پھول
ایک ایک کلی میں بھی نہ معلوم کتنی چھوٹی چھوٹی نازک نازک رنگین اور
باریک باریک دھاریاں ہیں جو صاف دکھائی دیتی ہیں ان سنگ تراشوں
کے ہاتھوں میں کس غضب کی صفائی تھی ایسے سخت پتھر کو
موم ہوا جیسا چاہا تراش لیا -

1930

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

کسی زمانہ میں یہاں بڑی دولت بڑی تجارت تھی بڑی بڑی جہاں اور بڑے بڑے فراخ حوصلہ
لوگ تھے روپیہ کو ٹھیکری سمجھتے تھے۔ دریائے گنگ کے کنارے یہ شہر آباد ہے۔
دریا کے گھاٹ نہایت شاندار ہیں خاص کر پختہ گھاٹ تو لاجواب ہی نظر
آتے ہیں۔ سیڑھیاں چوڑی چکلی اور مضبوط۔ در سنگین اور نہایت وسیع
جن پر طرح طرح کے نقش و نگار ہیں۔ کناروں پر پتھروں میں جالیاں ایسی تراشی گئی ہیں
کہ شاید و باید دالان ایسے وسیع اور سایہ دار ہیں کہ ہزاروں آدمی ان میں بیٹھ کے دریا
کی سیر کرتے ہیں گل فروشوں اور تنبولیوں کی بہت دکانیں نہایت سے آراستہ اور پیراستہ نظر
آتی ہیں۔

1929

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

کسی ملک کی خوشحالی یعنی فارغ البالی کا مدار اس امر پر نہیں ہے کہ اس کی آمدنی
وافر ہو اس کی ملکیت مضبوط ہو — یا اس کی عمارات نہایت شاندار ہوں
بلکہ اس کا دارومدار محض اس بات پر ہے کہ اس ملک میں اعلیٰ پایہ کی تربیت یافتہ
اور صاحب الرائے اہل دماغ کتنے ہیں اور کتنے آدمی ایسے ہیں جن کی تعلیم
روشن خیالی یعنی کیرکٹر پر بھروسہ کیا جا سکے محض انہیں باتوں پر اس
ملک کی حقیقی بہبود کا مدار ہے - یہی اس کی اصلی قوت -
یہی اس کی واقعی طاقت ہے -

1933

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

شب تار میں جب کہ گنبد گردوں کے گرد و غبار سے صاف ہو اور ستاروں سے کم شب ہو کہ بہت ہی دلچسپ معلوم ہوتا ہے ہم کو
ان کے خوشنما نظر آتے ہیں جو خاموشی اور خوشنمائی سے چمکتے ہیں۔ ہم ان کے نظارے سے کبھی نہیں تھکتے ان کا دیکھنا ہمارے دل میں
طرح طرح کے خیالات ہمارے دل میں پیدا کرتا ہے۔ یہ سرسری طور پر دیکھنے سے ہم نہیں جان سکتے کہ وہ کس چیز سے بنے ہیں کتنے
بڑے ہیں ان کے تعلقات اور ان کا فاصلہ کس قدر ہے۔ زمانہ قدیم میں دوربین کی ایجاد سے پہلے ان کی بابت لوگوں کے
عجیب خیالات تھے۔ یعنی لوگ اپنے زعم میں ان کو ذریعہ خیال کرتے تھے جب دوربین شیشے کے آلات ایجاد
ہوئے تو ہیئت سے دلاویز حقائق ان کی ماہیت میں دریافت ہوئے جن سے اگلے وقتوں کے لوگ محض ناواقف تھے۔

1927

HIGH SCH[OOL] EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— **10**

[illegible] علوم و رہنمائے طریق خصوصیت جسے [illegible] علم کو بدکنا آتش تسلیم
ونمائے قدسوں کی ملتمس ہیں حیوان ناطق جسکے لفظ ہی سے انسان مراد ہے
جسکو خداوند عالم نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اسکو عقل و
علم کا وہ جوہر عطا فرمایا ہے جو انسان اسے تمام نباتات جمادات کی تاثیر
وخواص و قدر و منزلت و نفع و نقصان سے ماہر و واقف ہو کر انکو ہر قسم کے کام میں
جو انکی زندگی وغیرہ کے کار آمد ہوں استعمال میں لاتا ہے اور حیوانات مطلق کو
جو جس حکم کے قابل ہوں اپنے قابو و تابع میں رکھکر انسے ہر قسم کی خدمت
لیتا ہے حیوانات میں گھوڑا ہاتھی اونٹ ایسے سب سے بڑے اور شیر طاقت
میں سب سے زیادہ ہوتا ہے لیکن انسان عقل کے زور سے انکو بھی قابو میں لا کر
اپنا مطیع بنا لیتا ہے اور انسانوں میں سے ایک کو بادشاہ
و فرمانروا ہم سب کا بناتا ہے اور اس طرح سے کل جہان سے
امن و امان رہتا ہے [illegible] طریقہ نیات لکھیں [illegible]